268

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر قاضی اکمل

بیل ایڈیٹر محض بنام مینیجر الفضل ہو

قیمت سالانہ پیشگی سے ر ششماہی للعہ سہ ماہی عار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۵ | مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ امریکن احمدیہ مشن نیوز .. .. صفحہ ۱ و ۲
عورتوں کے لئے ایک اخبار و مختلف نوٹ .. .. .. صفحہ ۳ و ۴
مشاہدات عرفانی یا لنڈنی چٹھی علا .. .. .. صفحہ ۵ و ۶
یادرفتگان .. .. صفحہ ۷
ملتان میں جلسہ۔ برہمن بڑیہ میں مباحثہ .. .. .. صفحہ ۸
بھٹنڈہ کا جلسہ۔ کلکتہ میں انگریزی لیکچر۔ حصہ وصیت میں اضافہ .. .. .. صفحہ ۹
اشتہارات .. .. صفحہ ۱۰ و ۱۱
خبریں .. .. صفحہ ۱۲

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے۔

۲۔ حضرت ام المومنین بیمار ہیں۔ دعاء صحت کی جائے۔

۳۔ خان ذوالفقار علی خاں صاحب کے لاہور تشریف لے جانے پر مفتی محمد صادق صاحب قائمقام ہیں۔ خانصاحب ۲۶ نومبر تشریف لے گئے۔

۴۔ میر قاسم علی صاحب بھٹنڈہ سے واپس تشریف لے آئے۔

۵۔ لاہور میں افتتاح مسجد لنڈن کے شاندار نظارے کی فلم دکھائی جا رہی ہے۔ امرتسر میں بھی دکھائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں عجیب اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ ہزارہا میل کے نظارے گھر بیٹھے دیکھے جا سکتے ہیں۔

۶۔ وفد نمبر ۱ کے ارکان مولانا عبدالرحیم صاحب نیر و مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ۳ ماہ کے سفر کے بعد جس میں ۶ ہزار میل کا سفر اور سو اجلاس ہوئے اور ۵۰ لوگوں نے سلسلہ احمدیہ میں بیعت کی اور تقریباً ایک لاکھ نفوس کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ بخیر دارالامان پہنچ گئے۔ مولانا نیر صاحب کی ہمت قابل داد و صد شکر ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

امریکن احمدیہ مشن نیوز

نیویارک میں تبلیغ اسلام

مجھے یہاں آئے ہوئے آج ۱۹ دن ہو گئے۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ میں یہاں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ ٹھیروں گا۔ اور اس عرصہ میں میرا تبلیغی مشن پورا ہو جاوے گا۔ مگر ملاقاتوں اور لیکچروں کی وجہ سے کام بڑھ گیا۔ اور بجائے ایک ہفتہ کے مجھے یہاں تین ہفتہ ٹھیرنا پڑا۔ شہر اس قدر بڑا ہے۔ کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تک جانے کے لئے بہت وقت خرچ ہوتا ہے۔ دوسرے چونکہ یہاں کے لوگ بہت دنیادار ہیں۔ اور وہ خود بھی اپنی دنیاداری کا اعتراف کرتے ہیں لہذا دن کے وقت تو لیکچروں یا ملاقاتوں کا کام نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ تحریری کام دن کے وقت ضرور ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے۔ کہ اس نے اس سفر میں امید سے کئی درجہ بڑھ کر کامیابی عطا فرمائی۔ ایک قابل وکیل معہ اپنی بیوی و بچہ کے اور ایک پروفیسر داخل اسلام ہوئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ ہمارے دین کے لئے راستہ کھول رہا ہے۔ مسٹر لوئیس ایل ایل۔ بی کونسلایٹ فرماتے ہیں۔ کہ میں کئی سال سے عیسائیت سے متنفر ہو چکا تھا۔ اور میں نے اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے مختلف مذاہب کا مطالعہ کیا۔ مگر سب بے سود۔ اب میں کچھ عرصہ سے اسلام کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اور میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ کہ آئندہ سال مختلف اسلامی ممالک کا دورہ کروں۔ شاید اس طرح کسی مصلح کا پتہ معلوم ہو۔ مگر اب آپ یہاں آ گئے ہیں۔ اور آپ کے پیغام احمدیت میں لبیک کہتا ہوں۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ صرف ربانی حکم کے ماتحت ہے۔ نیز اپنی زندگی کا کچھ حصہ میں

اسلامی لٹریچر کا مطالعہ و اسلامی تبلیغ میں صرف کر دیں گا۔ مسٹر بولیس صاحب دولتمند آدمی ہیں۔ اور ان کا ارادہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد نیویارک میں باقاعدہ احمدیہ مشن ہوس قائم کریں گے۔ سو احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس کار عظیم کے لئے دعا فرمائیں ۔

پروفیسر کسن صاحب کے حالات زندگی بھی نہایت ہی دلچسپ ہیں۔ انہوں نے انٹرنس پاس کرنے کے بعد ڈیوینٹی کا کورس لیا۔ اور ان کا ارادہ تھا۔ کہ پادری ہو کر بذریعہ برائے تبلیغ عیسائیت جائیں۔ نیز انہوں نے اجنبیٹر یونیورسٹی میں اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ بیان فرماتے ہیں۔ جب میں ...... کا مطالعہ کر رہے تھے۔ تو میرا دل عیسائیت سے بیزار ہوا۔ مگر باوجود اس بیزاری کے میں نے اپنے کورس کو ختم کیا۔ اور اس کے بعد میں نے منافقانہ زندگی بسر کی۔ کیونکہ دل سے میں عیسائیت کا منکر تھا۔ مگر اوپر سے میں نے روپیہ کی خاطر کئی گرجاؤں کی خدمت کی۔ آخر وہ وقت آیا کہ مجھے نفس لوامہ نے ملامت کی۔ اور مجھے اس بات پر مجبور کیا۔ کہ میں اپنے پادری پنے کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہوں۔ میں نے ایم۔ اے اور ایل ایل۔ بی اور کونسل اٹ لا کے امتحانات پاس کئے۔ مگر شیٹ لاء کے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس لئے اب ایک معمولی کلرک کا کام کرتا ہوں۔ اور ابھی مسلمان ہوئے ہیں۔ مگر شکاگو جا کر ساری فہرست شائع کی جائے گی ۔

یہاں پر آج تک ۷ لیکچر ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد عاجز کلیولینڈ جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مسٹر داس گپتا کا میں تہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے لیگ آف نیبرز کے کئی ممبران سے انٹروڈیوس کرایا۔ وہ ہندو ہیں۔ مگر احمدیت کے بہت مداح ہیں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ انہیں لنڈن میں کئی بار ملے تھے۔ مسٹر گپتا لیگ آف نیبرز کے سیکرٹری ہیں۔ اور اس لیگ میں بڑے بڑے امراء علماء و پادری شامل ہیں۔ اور ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ مغرب و مشرق میں اتحاد و الفت پیدا ہو۔ اس لیگ میں جب کبھی لیکچر ہو۔ تو لیکچرار اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتا ہے۔ بلکہ اکثر دفعہ دوسرے مذاہب کی خوبیاں بھی تسلیم کرتا ہے۔ اور کسی مذہب و قوم پر حملہ و اعتراض نہیں کیا جاتا۔ میری موجودگی میں حضرت خلیفۃ المسیح کا مضمون جو کہ آپ نے مسٹر گپتا کے نام بھیجا تھا پڑھا گیا جس کو لوگ سن کر بہت خوش ہوئے۔ اور اس کے بعد مجھے کہا گیا۔ کہ میں احمدیت کے متعلق کچھ بولوں۔ سو میں نے اٹھ کر سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کی۔ لیکچر کے اختتام پر دو پادری کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے مجھے اپنے گرجاؤں میں وعظ کرنے کے لئے درخواست کی۔ مگر چونکہ میرا اوہائیو و انڈیانا کے لئے پروگرام مقرر ہو چکا تھا۔ اس لئے میں ان کی درخواستوں کو قبول نہ کر سکا۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے مجھ سے کہا۔ کہ ماہ دسمبر کی ۲۶ تاریخ کو نیویارک میں لیگ آف نیبرز کا بہت بڑا جلسہ ہو گا۔ اگر آپ اس میں اسلامی لیکچر دے سکیں۔ تو آپ کا نام رکھ دیا جائے۔ مگر میں نے کہا۔ کہ میں دو ہفتہ کے بعد بتا سکوں گا۔ کیونکہ مجھے معلوم نہیں۔ کہ میں وقت مقررہ پر نیویارک آ سکوں یا نہ۔ مسٹر گپتا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود نے بہت عظیم الشان کام کیا۔ اگر دوسرے مسلمانوں کو ان میں اور کوئی خوبی نظر نہ آتی ہو۔ تو کم از کم انہیں یہ تو معلوم ہے۔ کہ صرف احمدیہ مشن ہی غیر ممالک میں اشاعت اسلام کر رہا ہے۔ بہرا اس لئے تمام مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود کو احترام کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اسلام کو عیسائیت کے پنجہ سے چھڑا لیا ۔

نیویارک سٹی

اس شہر کی آبادی قریباً ۶۰ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ یہاں کا ٹرانسپورٹیشن سسٹم بہت عمدہ ہے۔ اور یہ شہر بھی شکاگو کی نسبت بہت صاف ہے۔ کیونکہ شکاگو میں فیکٹریوں اور ریلوں کی وجہ سے بہت دھواں رہتا ہے۔ اس شہر میں بھی فیکٹریاں ہیں۔ مگر ان میں بجلی کی طاقت سے کام لیا جاتا ہے۔ جس سے دھواں نہیں ہوتا۔ دوسرے شہر کے اندر کوئی ریل گاڑی نہیں آتی۔ شہر کے اندر صرف ایک ریلوے اسٹیشن ہے۔ وہ بھی زمین کے نیچے بنایا گیا ہے۔ اور اس میں بھی انجن نہیں آتا۔ بلکہ بجلی کی طاقت سے ریل اندر لائی جاتی ہے۔ یہاں کے لوگ بھی خلیق اور ملنسار معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہاں پر شکاگو کی نسبت جرائم بھی کم ہوتے ہیں۔ نیویارک میں مسلمان عربوں کی تعداد قریباً ۵ صد ہے اور ان کا صرف ایک عربی اخبار ہے۔ قریباً دو صد ترکی مسلمان اور تین صد پولش مسلمان آباد ہیں۔ مگر یہ سب لوگ خراب و خستہ حالت میں ہیں۔ حالانکہ ان میں ایک عالم بھی موجود ہے۔ مگر اس کی بھی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ ان کی اولاد خراب ہوتی جا رہی ہے ۔

اس شہر میں ۲ لاکھ سے اوپر یہودی رہتے ہیں۔ اور یہاں کی ساری کی ساری تجارت ان کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ لوگ نہایت ہی محنتی ہیں۔ میں نے اپنی تمام عمر و تجربہ میں کوئی ایسی محنتی قوم نہیں دیکھی۔ جیسی کہ قوم یہود ہے۔ اور میں یہودی قوم کے اوصاف بیان کئے بغیر کبھی نہیں رہ سکتا۔ اس قوم نے اپنی تہذیب اپنے مذہب اور اپنی زبان کو آج تک قائم رکھا۔ ایک یہودی خواہ وہ کئی نسلوں سے امریکہ میں آباد ہو۔ اپنی زبان و مذہب کو فراموش نہیں کر سکتا۔ برعکس اس کے تمام یورپین و ایشیائی اقوام یہاں آکر صرف چند سال کے عرصہ میں اپنا مذہب و زبان بھلا دیتے ہیں۔ تجارت۔ محنت و کفایت شعاری یہودی قوم کی خصلت میں کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہے۔ میں نے آج تک کسی یہودی کو افلاس کی حالت میں نہ پایا۔ یہاں پر ایک کوچہ وال سٹریٹ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس میں دنیا کے بڑے بڑے بنکوں کے سوا اور کچھ نہیں اور یہ سارے کے سارے یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ دنیا کے تمام سکوں کی قیمت کا بڑھانا یا گھٹانا وال سٹریٹ کے ہاتھ میں ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ وال سٹریٹ کا یہودی تمام دنیا کی تجارت کو کنٹرول کر رہا ہے ۔

ایک رات کو میرا لیکچر ایک یہودی معبد خانہ میں ہوا۔ اور میرے لیکچر کے ختم ہونے پر اس معبد خانہ کے ربیائی نے اٹھ کر ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں اس نے بیان کیا۔ کہ اگر اسلام "عیسیٰ" کے نام کو دور کر دے۔ تو میں ابھی مسلمان ہو جاتا ہوں۔ اور جب کہ میں مسلم نہیں بھی ہوں۔ تب بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین مانتا ہوں ۔

انٹرنیشنل ہوس

شہر نیویارک میں مسٹر راکی فیلر نے جو کہ دنیا میں سب سے زیادہ دولتمند آدمی ہے۔ ایک بہت بڑی عمارت بنام انٹرنیشنل ہوس کے بنائی ہے۔ اور یہ محض امریکن و دیگر اقوام کے طلباء کی سہولت کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے۔ کیونکہ اس شہر میں رہائش و خوراک کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اور وہ طلباء جو ان اخراجات کو برداشت نہ کر سکتے ہوں۔ ان کے لئے اس مکان میں رہنے و کھانے کا انتظام بہت کم اخراجات پر کیا جاتا ہے۔ اس مکان میں بعض ہندوستانی و دیگر ایشیائی طلباء بھی رہتے ہیں۔ غرضیکہ یہ مکان طلباء کے لئے اس ملک میں بہت بڑی نعمت ہے۔ لہذا ان طلباء کو جو آئندہ امریکہ میں برائے تعلیم آنے والے ہوں ارادہ دیتا ہوں۔ کہ وہ انٹرنیشنل ہوس سے فائدہ اٹھاویں۔ نیویارک میں دو بھاری یونیورسٹیاں ہیں ایک کولمبیا دوسری نیویارک۔ ان کے علاوہ اور کئی کالج ہیں۔ جن میں ہر قسم کی تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس شہر میں عملی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بہت سہولتیں ہیں ۔

عیسائیت اور طلاق

کہا جاتا ہے کہ امریکہ بہت مہذب ملک ہے۔ بلکہ یہاں کے لوگ خود بھی اپنی نام نہاد تہذیب پر بہت نازاں ہیں۔ اور مشرقی اقوام کو جنگلی اور بد تہذیب کے نام سے پکارتے ہیں۔ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے (گو عام طور پر نہیں) کہ امریکن تہذیب و امریکن ترقی صرف عیسائی مذہب کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے۔ اور مشرقی اقوام اس وجہ سے کمزوری و غربت کی حالت میں ہیں۔ کیونکہ وہ عیسائیت سے دور ہیں۔ امریکہ کی ترقی کا راز و مشرقی تنزل کے اسباب پر بحث کرنے کے لئے بہت وقت درکار ہے اور اپنے آپ کو ایسی بحث میں ڈالنا میرا مقصد نہیں۔ بلکہ میرا مدعا اس وقت ان چند سطور سے یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ "سرمن ان دی ماونٹ" میں جس پر ہر عیسائی کو بے انتہا ناز ہے۔ کس قدر کمزور و لغو تعلیم دی گئی ہے۔ ایسی تعلیم جس پر نہ کبھی عمل ہوا ہے۔ نہ ہو رہا ہے اور نہ ہو گا بطور مثال کے مسئلہ طلاق کو لیں۔ مسیح اپنے پہاڑی وعظ میں طلاق کی نہایت ہی مخالفت کرتا ہے۔ صرف معمولی مخالفت نہیں۔ بلکہ طلاق دینے کو زنا کے برابر بتاتا ہے۔ کیونکہ انجیل میں لکھا ہے کہ جو کوئی طلاق دیتا ہے۔ وہ گویا زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ مگر اس پر بس نہیں۔ بلکہ مسیح کا یہ قول بھی ہے۔ کہ جو کوئی مطلقہ عورت یا مطلقہ مرد کو نکاح میں لاوے وہ بھی زانی ہو گا۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ آیا یہ تعلیم معقول ہے یا نامعقول۔ اس کی معقولیت کو پرکھنے کے لئے ہمیں لمبی بحث میں پڑنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اس وقت تمام دنیا کا اس امر پر اتفاق ہے۔ کہ طلاق دینا بعض حالات میں نہایت ضروری ہے۔ اور ایسے ہی مطلقہ مرد یا مطلقہ عورت کو نکاح میں لانا کوئی اخلاقی یا مذہبی گناہ نہیں۔ اس کے علاوہ جب امریکن قوم و امریکن حکومت کے مسئلہ طلاق کے عملی پہلو پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معاملہ اور بھی وضاحت کے ساتھ ہمارے حق میں نکلتا ہے۔ کیونکہ امریکن قوم و مسیحی دنیا کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ عیسائیت ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور بغیر اس کے ماننے کے دنیا کے کسی فرد کی نجات نہیں ہو سکتی۔ اور عیسیٰ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اور بغیر اس پر ایمان لانے کے دنیا میں امن پیدا نہیں ہو سکتا۔ عیسائیت کا یہ دعویٰ تو نہایت ہی بڑا ہے۔ مگر اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ یہ عالمگیر مذہب ہونے کا دعویٰ کہاں تک صحیح ہے۔ اگر یہ عالمگیر مذہب ہے۔ تو اس کی تعلیم بھی ایسی معقول و کامل ہونی چاہیئے۔ جس پر عمل کرنا ممکن ہو سکے۔ اور جس کے عمل کرنے سے دنیا کو فائدہ پہنچے۔ اس وقت طلاق کی تعلیم زیر بحث ہے اور ہمارے سامنے مسیح کی تعلیم بھی موجود ہے اور مسیحیت کا دعویٰ بھی ہمارے سامنے ہے۔ اور مسیحی قوم کا عمل بھی ہمارے پیش نظر ہے۔ مسیح طلاق کو نہایت غلیظ لفظ سے پکارتا ہے۔ مسیحیت کا دعویٰ ہے کہ عیسائیت عالمگیر مذہب ہے اور ادھر عیسائی قوم مسیح کی اس تعلیم پر خط تنسیخ کھینچتے ہوئے طلاق کا قانون رائج کرتی ہے۔ اور یہ عملی جامہ پہنا کر صرف شہر شکاگو میں ماہ جولائی ۱۹۲۶ء میں ..... ۸ ہزار طلاقیں دیکر یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ مسیح کی تعلیم بالکل لغو ہے۔ اور عیسائیت کا دعویٰ کہ مسیحی مذہب عالمگیر مذہب ہے صرف منہ کی پھونکیں ہیں۔ اور عیسائی قوم کے اعمال میں مسیحی تعلیم و مسیحی دعوے کے لئے کافی تردید موجود ہے ۔

(محمد یوسف خان)

اخبار احمدیہ

قبول اسلام

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے پنڈت دھرم دت صاحب آریہ اور ان کی بیوی دھرم دیوی صاحبہ جو تعلیم یافتہ سنسکرت دان نوجوان ہیں۔ اور وسیع مذہبی معلومات رکھتے ہیں۔ ۲۲ نومبر کو اس عاجز کے مکان پر صدق قلب و اطمینان کے ساتھ اسلام میں داخل ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان کا اسلامی نام بشیر الدین احمد و فاطمہ بیگم رکھا گیا ہے (نامہ نگار کراچی) ۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ و والدہ صاحبہ شیخ سلیم اللہ سلمہ دھرم کوٹ بگہ۔ تحصیل بٹالہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء بمقام جام پور (ضلع ڈیرہ غازیخاں) انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ دعائے مغفرت سے مرحومہ کو یاد فرمائیں۔ مرحومہ نے وصیت کی ہوئی تھی۔ اور نہایت عابدہ تھیں۔ اللہ کی راہ میں اکثر تنگ رہ کر بھی مال خرچ کر دیا کرتی تھیں ۔ خاکسار فضل احمد از بنوں ۔

ولادت

میرے ہاں خدا کے فضل سے ایک لڑکا تولد ہوا۔ تمام احباب کرام جماعت احمدیہ اس لڑکے کی صحت و دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (عاجز محمد عبد العزیز احمدی عفا اللہ عنہ) ۔

ضرورت ہے

ضلع شیخوپورہ میں ایک انٹرنس یا مڈل پاس احمدی اسحاب کی بطور معلم تعلیم کے ایک سرکاری سکول میں ۲۰ روپے ماہوار پر گنجائش ہے۔ خواہشمند اصحاب مخلص احمدی دوست بہت جلدی اپنی درخواستیں بندہ کے پاس بھیج دیں۔ خرچ خوراک اور رہائش بھی مفت ہو گی۔ کیونکہ جگہ خالی گاؤں میں ہے ۔ عاجز محمد ابراہیم سیکرٹری وسیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ۔

تصحیح

الفضل میں غلطیوں کی نسبت معذرت کر چکا ہوں ۴۲ نمبر ۱۲ ... پر بعض اور ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ۔ قادیان دارالامان یکم دسمبر ۱۹۲۶ء

عورتوں کیلئے ایک اخبار

محترمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے الفضل میں جو عورت کی حیثیت پر قابل قدر مضمون لکھا ہے۔ وہ پڑھا جا چکا ہے۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ عورت کی جو حرمت اسلام نے قائم کی۔ وہ اس سے پہلے کسی قوم میں تسلیم نہیں کی گئی۔ پھر فیج اعوج نے یہ تعلیم بھلا دی۔ تو حضرت مسیح موعود نے مبعوث ہو کر پھر وہی حیثیت دلادی۔ اور آپ کے خلفاء نے اور بھی یہ عزت یہ حرمت بڑھا دی۔ جس کے مختلف سامان مہیا ہو رہے ہیں۔ اور ہمیں ایک شاندار مستقبل نظر آرہا ہے۔ بہن فاطمہ بیگم نے تو ایک نصرت ہائی سکول اور دارالاقامہ کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ ہمارا مطمح نظر اس سے بہت بلند ہے۔ ہمارے لڑکوں نے موجودہ نصاب تعلیم سے کیا حاصل کیا ہے۔ جو لڑکیوں سے توقع رکھی جائے گی۔ ہمیں تو وہ نصاب مطلوب ہے۔ جو ایسی مائیں پیدا کرے۔ جن کے بچوں میں صحابہ کرام کا کیریکٹر ہو۔ اور ایک دوسرے سے برتر ہو۔ ایسی بہنیں ہوں جو بھائیوں کی قوت بازو ہوں۔ ایسی بہو بیٹیاں ہوں جو اسلامی تعلیم کی جیتی جاگتی تصویر ہوں۔ اور گھروں کو جنت بنا دیں۔ وہ دنیا کو دکھا دیں۔ کہ دنیا میں حقیقی ترقی پانے والی اور اعلیٰ تمدن بنانے والی یہ نسل ہے۔ جو ان سے ہوگی۔ بڑھے گی پھولے گی پھیلیگی۔ اں ہم ایسی تعلیم چاہتے ہیں۔ جو دین اسلام کا حقیقی مقصد ان کے ذہن نشین کرا دے۔ اور انہیں سچی مسلمہ بنا دے۔ سو مبارک ہو۔ کہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح کے پیش نظر یہ بات ہے اور وہ اس کے لئے کوشش فرما رہے ہیں۔ آپ کے زیر ہدایت پچھلے دنوں ایک سب کمیٹی نے غور کیا ہے۔ اور مدرسۃ البنات کی ابتدائی کلاسوں میں تعلیم کو عمدہ اور کار آمد بنانے کے لئے بہت سی تجاویز زیر غور ہیں۔ پھر مڈل کلاسوں (جو کھل چکی ہیں) کے لئے جو تعلیم مطلوب ہے۔ اس کا انتظام بھی ہونے والا ہے۔ اگر حسب منشاء کتابیں نہیں ملیں گی۔ جیسا کہ معلوم ہے کہ نہیں ملتیں۔ تو اغلب ہے۔ کہ ایسے اسباق تیار کر کے دیئے جائیں۔ جو اسلامی تاریخ اسلامی جغرافیہ ذہن نشین کرا سکیں۔ انگریزی زبان سے واقفیت ضروری ہے۔ اور عربی تو ہماری دینی اور مذہبی زبان ہے یہ نہ آئے تو قرآن و حدیث کیا سمجھ آئے۔ غرض انشاء اللہ آہستہ آہستہ سب کچھ ہوگا۔

سردست جو بیبیاں لکھی پڑھی جماعت میں موجود ہیں۔ ان کو ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ کرنے اور تمام گھرانوں خاندانوں میں تعلیمی چرچا پیدا کرنے اور انہیں منتظم بنانے کے لئے

ایک زنانہ اخبار کی ضرورت ہے

جو متفق اللفظ تسلیم کی گئی ہے۔ اور اکثر خواتین کی طرف سے اس کا مطالبہ بھی ہو چکا ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے کوئی تحریک شہرت نہیں پکڑ سکتی۔ اور نہ ہی اہمیت باقی ہے جب تک کہ عورتوں کا اپنا اخبار نہ ہو۔ جس میں آزادی کے ساتھ اپنے پاکیزہ خیالات ظاہر کر سکیں۔

سو بشارت ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ایسے اخبار کی منظوری دیدی ہے۔

اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس اخبار کا ڈیکلریشن ہو چکا ہے اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ لجنۃ اماء اللہ کی طرف سے عنقریب اس کا پراسپکٹس شائع ہو جائیگا۔ سو انہی مبارک دنوں میں جبکہ جلسہ قریب ہے۔ اگر مردوں میں ایک انگریزی اخبار کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے۔ اور اس کے اجراء پر خریدار مہیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم بہت جلد یہ اعلان کر سکیں گے کہ

خواتین مبارکہ جماعت احمدیہ نے بھی اپنے جلسہ سالانہ پر ہی اس کی اشاعت کی تعداد اس حد تک پہنچا دی ہے۔ کہ یہ اخبار اپنے خرچ کو آپ چلا رہا ہے۔

سو اس کار خیر کے سر انجام دینے کے لئے تمام بہنیں تیار ہو جائیں اور وہ اپنی اسی روح کو دکھا دیں جو یورپ میں ایک مسجد بنانے کے لئے دکھا چکی ہے۔ ایسا ہو کہ اخبار ایک مہینے کے اندر اندر ایک ہزار چھپنے لگے۔ وما ذالک علی اللہ العزیز وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

عیسائیوں کی تبلیغی کوششیں

پادری کیسے کیسے پر خوف علاقوں میں جاتے ہیں۔ اور کس طرح یہ وہاں کے باشندوں کی ہمدردی حاصل کر کے ان پر قبضہ جماتے ہیں۔ اس کا حال مندرجہ ذیل سطور سے ہوگا:۔

رومن کیتھولک فرقہ نے جنگلوں کے انتہائی گوشوں میں اپنے آدمی بھیجکر جنگلیوں تک اپنا پیغام پہنچایا۔ اور جہاں کہیں حالات موزون پائے سکول اور گرجے تعمیر کر دیئے۔ چھوٹا ناگپور کے دیہات میں جن میں سے اکثر جنگلی علاقہ کے عین درمیان میں واقع اور دشوار گذار ہیں۔ یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ کہ عیسائی لوگ یہاں کیسے آگئے۔ اور انہیں یہ کیونکر سوجھا۔ کہ وہ ان تاریک گوشوں میں غفلت کی نیند سوئے ہوئے جنگلیوں کو بیدار کریں۔ ضلع رانچی میں رومن کیتھولک مشن کی بنیاد رکھنے والا دراصل پادری لیونز ہے۔ اس شخص کا سونڈہ جنگلیوں کے علاقہ میں بے مثال رسوخ تھا۔ اور اسے عام باشندے بڑی عزت اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

رومن کیتھولک مشن ہی سب سے پہلے مظلوموں سے ہمدردی کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اور جو کاشتکار مالکان اراضی (زمینداروں) کے مظالم تلے پسے جاتے تھے۔ انہیں سب سے پہلے ان لوگوں نے ہی امداد بہم پہنچائی۔ اراؤں جنگلیوں کے علاقہ میں بیگار کا رواج بھی سخت تکلیف دہ تھا۔ پادری لیونز کا بھلا ہو۔ جس نے سب سے پہلے اس ظالمانہ رواج کے خلاف اپنی زبردست آواز بلند کی۔ ہمدردی مظلوم کو موم بنا دیتی ہے۔ جنگلیوں کے لئے عیسائیوں کی بروقت دستگیری رحمت الٰہی ثابت ہوئی۔ اور وہ بھاگے ہوئے حلقۂ عیسائیت میں داخل ہو گئے۔ اسی زمانہ میں اراؤں لوگوں میں سے کم از کم چالیس ہزار اشخاص عیسائیت سے ہم آغوش ہو گئے۔

عیسائیت تعلیمی سرگرمیوں میں گہرا یقین رکھتی ہے۔ خشک مذہبی وعظوں سے تعلیمی درسگاہیں عیسائیت کو زیادہ خوبی سے پھیلا سکتی ہیں۔ کسی قوم کے بچوں کو کئی گھنٹوں تک اپنے زیر اثر رکھنا اور ان میں اپنے خیالات کا داخل کرنا موجودہ ہی نہیں بلکہ دراصل آنے والی نسلوں میں کام کرنا ہے۔ رومن کیتھولک مشن نے انہی خیالات کو مد نظر رکھتے ہوئے رانچی میں ایک شاندار ہائی سکول کی بنیاد رکھی۔ اور چھوٹا ناگپور میں جا بجا تعلیمی درسگاہوں کی ایک لڑی باندھ دی۔ لڑکیوں کے لئے مشن کی طرف سے ایک علیحدہ سکول ہے۔ جس میں قریباً ایک ہزار لڑکیاں ہونگی۔ زیادہ تر جنگلی عیسائیوں کی لڑکیاں ہی یہاں پڑھتی ہیں۔ اس سکول کے دو حصے ہیں ایک تو وہ جس میں عام درسی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور دوسرے وہ جس میں لڑکیاں سال کے بارہ ماہ میں سے صرف تین یا چار ماہ ہی صرف کرتی ہیں ایک اور سکول قائم ہے۔ جس میں جنگلی عورتیں سلائی اور کاڑھنے کا کام سیکھنے کے لئے روزمرہ آتی ہیں۔ کئی سو عورتیں اس سکول میں آتی اور کام سیکھتی ہونگی۔ سلائی اور لیس بنانے کے لئے انہیں مقدار کام کے مطابق اجرت ادا کی جاتی ہے۔ ضلع رانچی میں کھونٹی کے مقام پر ایک صنعتی سکول بھی قائم کیا گیا تھا۔ جس میں جنگلی اقوام کے بچوں کو نجاری اور پارچہ بافی کا کام سکھایا جاتا تھا۔ دیگر سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کو اپریٹو سوسائٹیوں کا سلسلہ بھی رکھا گیا ہے۔ اور اسے جنگلی عیسائیوں میں ہر دلعزیز اور مقبول بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ ان کو اپریٹو سوسائٹیوں کے ممبران کے لئے سہولتیں موجود ہیں۔ کہ وہ جب چاہیں ان سے روپیہ حاصل کر لیا کریں۔

روس میں عورت مرد کے تعلقات

اس وقت تک روس میں ایک قانون جاری تھا۔ اس کی وجہ سے شادیوں کی رجسٹری کر دیجاتی تھی۔ یہ رجسٹریشن مرد و عورت کے تعلقات کو قانونی بنانے کے لئے واحد ذریعہ تھا۔ مگر روسی لیجسلیٹو اسمبلی نے ایک مخالف ووٹ سے گورنمنٹ کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ شادیوں کی رجسٹریشن کو منسوخ کر دیا جائے۔ اب روس میں جب کوئی مرد و عورت شادی کرنے کی خواہش مند ہوں گے۔ تو انہیں صرف میرج کمشنر کے پاس حاضر ہو کر اپنے کارڈ پیش کرنے ہونگے۔ اس کے بعد وہ جہاں

پاہیں اور جس طرح چاہیں باہمی تعلقات زن وشو کے ساتھ رہیں۔ انہیں قانون نہیں روک سکتا۔ جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ وہ بداخلاقی کے مجرم قرار نہیں دیئے جائیں گے۔ اگر بچہ پیدا ہونے سے پہلے وہ الگ ہو جائیں۔ تو بچہ حرامی قرار نہیں دیا جائے گا۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبہ دینیات بے توجہی

ہز ہائی نس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ آف بھوپال چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے ۵ نومبر کو تازہ سالانہ جلسہ عطائے اسناد کے موقعہ پر تقریر ارشاد کی۔ جس میں شعبہ دینیات میں غفلت پر ان الفاظ میں انتباہ فرمایا:-

حضرات! اس موقع پر میں اپنے اس افسوس کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ جداگانہ قومی یونیورسٹی کا جو مقصد اولین تھا وہ موخر ہوتا جاتا ہے۔ یعنی اس کے شعبہ علوم اسلامیہ۔ دینیات اور اسلامی تاریخ میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ اور زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ کوئی خاص کوشش بھی اس کی ترقی کے متعلق عمل میں نہیں آئی۔ میں نے تیسرے کانووکیشن کے موقع پر بھی اس کی نسبت توجہ دلائی تھی۔ اور آج میں کسی قدر صفائی کے ساتھ یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ اگر اس شعبہ پر فوری توجہ نہ کی گئی۔ تو اس کے یہی معنی ہونگے۔ کہ ہمارے مقدس جانشینوں نے جو وعدے قوم سے کئے تھے ہم ان کے ایفا کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے تعلیم دینیات میں اخلاق اور اسلامی تاریخ وسیر کی کمی اور بے اصولی پر بھی توجہ دلانی ہے۔ ہماری قومی تاریخ میں زیادہ تر عباسی اور اموی خلفاء کے تمدن زمانہ کی تاریخ ہے۔ اور بلاشبہ وہ دلکش دلچسپ اور باعث فخر ہے۔ لیکن عہد رسالت اور عہد صحابہ کی تاریخ اس سے زیادہ متفخر اور مفید اور رشنا نماد ہے۔ جس سے دلوں میں ایمان تازہ ہوتا ہے۔ جذبات اسلامی کی نشوونما ہوتی ہے۔ اور انسانی ترقی کا راستہ صاف نظر آنے لگتا ہے۔ اس لئے ہمارے دارالعلوم میں اسلامی تاریخ وسیر کو تدریجی منازل کے ساتھ اس معیار پر ہونا چاہیئے۔ کہ جب آخری ڈگری تک نوبت پہنچے تو ہمارے طلباء اس سے اس قدر تو واقف ہوں۔ جتنا کہ قدیم وجدید ہندوستان اور یورپ کی تاریخ سے واقف ہوتے ہیں۔

میں اس خاص امر پر زور دونگی۔ کہ قرآن مجید کا ترجمہ لازمی رکھا جائے۔ اور جس طرح کہ ابتدائی درجہ (ب) سے اس کو شروع کرایا جاتا ہے۔ اسی طرح ڈگری کورس تک ترجمہ ختم کرا دینا چاہیئے کہ ہمارے جدید تعلیم یافتہ مسلمان مذہب اور اس کی حقیقت سے باخبر ہو سکیں۔

بیگم صاحبہ بھوپال نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ نہایت اہم ہیں۔ خصوصاً اسلامی تاریخ کے متعلق صحابہ وصحابیات کی کی تاریخ ہمارے لئے مشعل راہ ہونی چاہیئے نہ کہ عباسی اور اموی مناقشات۔ ہم امید کرینگے۔ کہ اس بارے میں کل اسلامی مصنفین دیگر حلقوں توجہ دینگے۔

مہاشہ کرشن آریہ گزٹ کی نظر میں

میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ زمانہ مستقبل میں جب کہ آریہ سماج کا اتہاس ایک نرپکش مصنف کی قلم سے لکھا جائیگا۔ تو مہاشہ کرشن کا نام ان لیڈروں میں چوٹی پر ہوگا۔ جنہوں نے آریہ سماج کی ترقی کو ترقی معکوس میں تبدیل کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔ ورنہ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ مہاشہ کرشن کی پارٹی میں ماس آہاری بہ نسبت دوسری پارٹی کے زیادہ ہیں۔ مہاشہ کرشن دیالو تو اس قدر ہیں کہ اپنی دکانیں ماس فروخت کرنے اور خریداروں کو کھلانے کے لئے فراخدلی سے دیدیں۔ مچھلیوں کی فروخت کا اشتہار اگر کسی اخبار کو زینت دے سکتا ہے تو ماس کے خلاف پرچار کرنے والے اخبار پرکاش کے کالموں میں۔ اور ماس کے خلاف جہاد کرنے والی سبھا کے منتری کے اخبار میں۔

انیسویں صدی کے مہرشی میں بہتان

ہمارے ایک مسلمان برادر وطن نے مہرشی سوامی دیانند کے پوتر جیون پر کئی قسم کے خلاف واقعات بہتان لگا کر اور غلط بیانیوں سے کام لے کر اپنے ہم مذہبوں کو خوش کرنے کے لئے اور آریہ سنسار کا دل دکھانے کی غرض سے انیسویں صدی کا مہرشی نامی کتاب لکھی ہے۔ چونکہ اس کتاب میں بہت سے واقعات غلط ہیں۔ اس لئے آریہ لوگوں نے اس کتاب کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے اور ان کو قدرتاً رنج ہوا۔ مگر آریہ لوگ "انیسویں صدی کا مہرشی" نامی کتاب سے گھبرائے مطلقاً نہیں۔

کیا معزز ہمعصر دو چار سو نے ان بہتانوں اور غلط بیانیوں کے دکھا جو مہرشی میں ہیں اور کیا آریہ پنجاب کونسل میں دو تین مرتبہ سوال نہیں کر چکے۔ پھر کس ڈھٹائی سے لکھا جاتا ہے کہ آریہ گھبرائے نہیں۔

دروغ گویم بروئے تو

اس کی مثال نور افشاں کے ان الفاظ سے مل گئی۔ علاوہ ازیں مسلم وافغکار اس بات سے بے خبر نہیں ہیں۔ کہ حضرت محمدؐ نے تثلیث کا اعتقاد رکھنے والے مسیحیوں کی قرآن شریف میں تعریف وتوصیف فرمائی ہے (چنانچہ فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ [illegible]) انہیں سے آپ کے گہرے تعلقات تھے۔ انہیں کو آپ مسجد نبوی میں اپنی نمازیں پڑھنے کی اجازت دیا کرتے تھے۔ انہیں کے مردوں پر آپ نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے۔ بلاشک بائبل کی بہت سی عبارتیں حضرت محمدؐ پر چسپاں کی جا سکتی ہیں۔ ہمیں قرآن شریف میں آج تک حضرت محمدؐ کی زبانی دعویٰ نبوت ورسالت نہیں ملا۔

معزز ناظرین لغت کی کتاب اٹھا کر دجال کے معنے دیکھیں۔

بعض مخلص مسیحیوں کا مطالبہ

نور افشاں رقمطراز ہے کہ

آج کل بعض مسیحی دوستوں کے دلوں میں یہ خیال موجزن ہے کہ مذہب میں کچھ ردوبدل کر کے بعض دیگر مذاہب کی رسم ورسوم شامل کر دیں۔ تاکہ مسیحی مذہب اس آمیزش کے باعث ایک نئی صورت اختیار کرے جو ہند کے لئے مناسب ہو۔ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے مختلف قسم کی تجاویز بھی پیش ہو چکی ہیں۔ مثلاً اپنے آپ کو ہندو مسیحی کہلانا۔ گرجوں اور عبادت گاہوں میں حضرت مسیح کی مورت رکھنا اور اس کو سجدہ کرنا وغیرہ۔ جن سے نور افشاں اور دیگر مسیحی جرائد کے ناظرین ناواقف نہیں۔

اگر مخلص مخلصوں کی یہ خواہش ہے تو وہ سنت الاولین پر عمل فرمائیں۔ انہیں ذرا بھی نہیں جھجکنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو اصلی صورت میں دکھانے کا موقعہ ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔

آریہ سماج مندر سیالکوٹ میں عشق بازی کے افسوسناک نظارے

آریہ گزٹ لکھتا ہے۔ ۲ نومبر رات کو آریہ یووک سماج سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ کے نام پر یہ ناٹک کیا گیا۔ کنیا پاٹھ شالا کی تمام [illegible] بلائیں۔ لڑکیاں اور دوسری استریاں بڑی تعداد میں پہنچ گئیں۔ اس کے بعد جو جماعت عوام کی ناٹکوں میں خاص دلچسپی رکھتی ہے۔ وہ بھی آن پہنچی۔ ان کے پاس ٹکٹ نہ تھے۔ دروازہ توڑ کر سب لوگ ہلا کر کے اندر داخل ہو گئے۔ قہراً وجبوراً ان کو اندر بٹھانا پڑا۔ حاضری تو خوب ہو گئی۔ ناٹک شروع ہوا۔ نہایت شرمناک نظارے دکھائے گئے۔ جن میں ایک نوجوان لڑکے اور ہندو لڑکی کا باہمی عشق بازی کا مکالمہ اور نیز سٹیج پر شراب نوشی کا نظارہ ناٹک کا بدترین حصہ تھا۔ چھوٹے خوبصورت لڑکوں کو سجا کر لڑکیاں بنا کر ڈرامہ کیا گیا۔

ایک مولوی صاحب ریاضی کے بڑے ماہر تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو خاتمہ بالخیر کی دعا ان الفاظ سے مانگی۔ اللھم یا من یعلم قطر الدائرۃ ونہایۃ العدد الجذر الاصم اقبضنی الیک علی زاویۃ قائمۃ واحشرنی علی خط مستقیم۔

مشاہدات عرفانی

یا

لنڈنی چھٹی

نمبر ۱۰

مرا انم و من دانم یار بعض احباب نے مشاہدات عرفانی کو پڑھ کر مجھے اور بعض میرے احباب کو اپنی دلچسپی اور پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ میں ان احباب کا شکر گذار ہوں۔ میں اپنی قابلیت اپنے نقطہ نظر اور قوت تحریر کو خوب سمجھتا ہوں۔ اس میں کبھی کوئی خوبی تھی نہ ہے۔ ہاں دل میں ایک جوش اور تڑپ ہری ہے۔ اور وہ اب بھی موجود ہے۔ بہت کچھ کہنے اور کرنے کو جی چاہتا ہے۔ مگر اب حالت اور ہے۔

مصرع ۔ بلبل ہوں صحن سے دُور اور شکستہ پر ۔

وہ احباب جو ان مضامین سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے۔ اور آستانہ محبوب سے باہر موت نہ آجائے۔ اور بس۔

کالی بھیڑیں ہر جگہ ہوتی ہیں معاملات یومیہ میں انگریزی قوم کا طریق عمل بہت قابل قدر ہے۔ اور تجارت اور مالی امن کے لئے اس کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اسلام نے تعلیم دی ہے۔ کہ ہر چھوٹی بڑی بات اور ہر داد رس لکھ لینی چاہیئے۔ ہم نے اس ہدایت کو عملاً ترک کر دیا ہے۔ لیکن یہاں آپ دیکھیں گے۔ کہ اگر آپ ایک آنہ کا سودا بھی کسی بڑی دوکان سے لینے جاتے ہیں۔ وہ فوراً آپ کو رسید دے گا۔ اسی طرح ماپ تول کے متعلق اسلام نے ہدایت کی ہے۔ کہ ولا تخسروا المیزان اور وزنوا بالقسطاس المستقیم۔ یعنی تولتے وقت وزن کم نہ کرو۔ اور ٹھیک اور درست ترازو سے وزن کیا کرو۔ اس جگہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ ایسے ترازو بنائے گئے ہیں۔ کہ ذرا سا فرق بھی فوراً نمایاں ہو جاتا ہے۔ اور علمی اصول پر ایک بچہ بھی کمی بیشی کو دیکھ لیتا ہے۔ خریدار دوکانداران پر اعتبار کرتے ہیں۔ اور دوکاندار حتی الوسع کم دینا نہیں چاہتے۔ اور بالکل ٹھیک وزن کرتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے انکی نگرانی بھی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن باایں ہمہ کالی بھیڑیں بھی نکل آتی ہیں۔ اور اس قسم کی شرارتیں عموماً اشیاء خوردنی میں ہوتی ہیں۔ اشیاء خوردنی کی نگرانی کے لئے ایک فوڈ کونسل قائم ہے۔ اور وقتاً فوقتاً اس کے ممبر (جن میں عورتیں بھی داخل ہیں) تحقیقات اور معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ اشیاء خوردنی میں کسی قسم کی آمیزش نہ ہو۔ یا وزن میں کم نہ ہوں۔ اس کونسل کی ایک عورت ممبر نے جو گرین وچ کے بورڈ آف گارڈین کی پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ بعض عجیب حالات بیان کئے ہیں۔ اس نے ایک وزن کرنے کا واقعہ بیان کیا۔ کہ وہ اپنے فن میں ایسا ہے۔ کہ وہ ترازو دینے ایک بچہ کو باوجودیکہ اس میں کچھ بھی نہ ہو۔ جھکا سکتا ہے۔ اور ایک قصاب نے اپنے کمال کو اس طرح پر دکھایا۔ کہ اس تیزی سے اس نے گوشت کا ٹکڑا میزان میں رکھا۔ کہ وہ وزن مقررہ سے زیادہ نظر آیا۔ حالانکہ بہت کم تھا۔ اس قصاب نے کہا۔ کہ میری لڑکی تو سونے کی کان ہے۔ کیونکہ وہ ایسی پھرتی سے وزن کر لیتی ہے۔ کہ بہت بہت نفع ہو جاتا ہے۔

اسی طرح آمیزش اشیاء کی بھی عجیب عجیب چالیں ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں کم تولے بڑے مشہور ہیں۔ اور وہ اپنے فن میں ایسے ہوشیار ہیں۔ کہ بڑے بڑے ہوشیار گاہک کو بھی پتہ نہیں لگنے دیتے۔ لیکن یہاں گو اس قسم کے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ مگر نگرانی ایسی سخت اور کافی ہوتی ہے۔ کہ بہت کم موقعہ کم وزن کا ملتا ہے۔

عرفانی دولے شاہ کے چوہوں میں الفضل کے ناظرین کو تعجب ہوگا۔ کہ لنڈن میں دولے شاہ کے چوہے کہاں سے آگئے؟ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ضعیف دماغ کے لوگ ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان اور لنڈن کے ایسے چوہوں میں فرق ہے۔ پنجاب میں دولے شاہ کے چوہے بنائے جاتے ہیں۔ اور انکے ذریعہ رزق ذلیل حاصل کیا جاتا ہے۔ انگلستان میں جو لوگ بعض دماغی عوارض اور کمزوریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ انکو ضائع نہیں کیا جاتا۔ اور ذریعہ گداگری نہیں بنایا جاتا۔ بلکہ انکی مناسب حال تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی یہاں بہت سی انسٹیٹیوشنز ہیں۔ ان میں سے ایک وارڈ فورڈ (کنٹ) میں واقعہ ہے۔ جسکا نام

Darenth Training Colony. ہے۔ یہاں ضعیف الدماغ لڑکوں اور لڑکیوں کی بہت بڑی تعداد رکھی گئی ہے۔ میں اس انسٹیٹیوشن کو ایک عام وزیٹر کی حیثیت سے دیکھنے گیا۔ اور ایک مرتبہ اور جا کر دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ انسٹیٹیوشن بجائے خود ایک گاؤں ہے۔ جس میں نہایت شاندار عمارتیں ایک نہایت ہی پُر فضا مقام پر واقعہ ہیں۔ جو نوجوان لڑکے یا لڑکیاں بھیجی جاتی ہیں۔ ان کے لئے ہر قسم کی آسائش اور آرام کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ مطالعہ کرنے کے لئے کتابیں موجود ہیں۔ اخبارات مہیا کئے جاتے ہیں۔ غذا کا خاص طور پر لحاظ رکھا جاتا ہے۔ لباس کی صفائی اور مکان کی صفائی نہایت ضروری چیزیں ہیں۔

وزیٹر ہفتہ میں ایک مرتبہ ان مریضوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور ملاقات کے دن دوشنبہ۔ ہر مہینے کا پہلا دن اور تعطیلات بنک ہیں۔ مریضوں کو خطوط۔ پارسل وغیرہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ میں اس وقت تفصیلات نہیں لکھوں گا۔ سردست میں اپنے معائنہ کے اثرات کا ذکر کروں گا۔ میں نے دیکھا کہ ترقی یافتہ قومیں اپنے افراد یا اجزاء کی کس طرح خبر گیری کرتی ہیں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ اگر افراد کی خبر گیری اور تربیت میں کمی کی جاوے۔ اور پوری توجہ نہ ہو۔ تو اس کا نتیجہ آخر یہ ہوگا۔ کہ **قوم مر جائے گی**۔ آج کے بچے کل کے باپ ایک ضرب المثل ہے۔ اس لئے ان کی تربیت اور تعلیم میں پوری توجہ کرنا کل کی آنے والی قوم کی حفاظت ہے۔ ہم غیروں کے بچوں کی تو کیا غور و پرداخت کریں گے۔ اپنوں کی بھی صحیح طور پر نہیں کرتے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ علم تربیت اولاد کا ہم میں فقدان ہے۔ اسکے اسباب مختلف ہیں۔ اور یہ مقام ان کی بحث کا نہیں۔ میں ٹھیک دو بجے بعد دوپہر وہاں پہونچا۔ کئی سو آدمیوں کا مجمع اسی مقصد کے لئے وہاں موجود تھا۔ ان زائرین میں اکثر ان مریضوں کے رشتہ دار تھے۔ اور بعض میری طرح محض تماشائی۔ اور بعض ایسے بھی تھے۔ کہ وہ تماشائی نہ تھے۔ بلکہ محض اس خیال سے آئے تھے۔ کہ ان **بچوں کے ساتھ نیک سلوک کریں**۔ میں نے اپنی عادت کے موافق اس امر کی تفتیش کی جس کے لئے مجھے میرے لباس اور وضع قطع نے قدرتاً آسانیاں پیدا کر دیں۔ کیونکہ میں بجائے خود جاذب توجہ ہو گیا۔ اور اس سے مجھے ہر شخص سے بآسانی پوچھنے کا موقعہ مل جاتا تھا۔ اس قسم کے لوگوں میں جو محض نیکی کے خیال سے آئے تھے۔ زیادہ تعداد **مستورات کی تھی**۔ ان میں جوان اور ادھیڑ عمر کی عورتیں تھیں۔ اور بعض اپنی موٹروں میں تھیں۔ جن سے پتہ چلتا تھا۔ کہ وہ کسی معمولی کنبہ کی عورتیں نہیں ہیں۔ بلکہ فارغ البال ہیں۔

میں نے ضابطہ کے موافق ایک فارم کی خانہ پُری کی۔ اس میں ایک مریض کا نام لکھنا ضروری ہوتا ہے جس کو وزیٹر ملنا چاہتا ہو۔ میرے لئے یہ مرحلہ دشوار گذار تھا۔ میں کسی کے نام سے واقف نہ تھا۔ میرے ساتھ ایک شریف الطبع یہودی نوجوان تھا۔ اس نے جھٹ ایک لڑکے کا نام لکھ دیا۔ ہم اندر گئے۔ اور ایک بہت بڑی پر فضا اور پکی عمارت میں ہم کو داخل کر دیا گیا۔ ایک لمبے راستہ سے گذر کر ہم ملاقات کے کمرے میں جا پہونچے۔ ہر دروازہ پر ان مریضوں میں ہی سے بعض استاد تھے۔ جو ہر گذرنے والے کو گڈ آفٹر نون (دوپہر بخیر) کہکر سلام کرتے تھے۔ نہایت ادب سے کھڑے تھے۔ ان کے چہروں سے متانت ٹپکتی تھی۔ میں جب ہر چند قدم کے فاصلہ پر ایک نئی آواز Good afternoon sir. کی سنتا تھا۔ تو میرے دل پر ایک چوٹ

گئی تھی۔ اور اس کے سامنے ہی میں خیالی طور پر نہیں۔ بلکہ عاقعی طور پر اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم پڑھتا تھا۔ اور وہ اس لئے پڑہتا تھا کہ یہ سارا اسلامی تعلیم کا نقشہ تھا۔ آج مہذب دنیا جس امر پر فخر کرتی ہے۔ اس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔ اور اس ملک اور سرزمین میں اس تعلیم کو پھیلایا۔ جو دنیا کی نظر میں اسوقت کوئی حیثیت اور درجہ نہ رکھتا تھا۔ وحشیوں کا ملک تھا۔ اور دل پر چوٹ اس لئے لگتی تھی۔ کہ ہم اس پاک تعلیم کو رکھتے ہوئے اس کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور یہ لوگ جو اسلام سے ناواقف ہیں۔ وہ اس پر عمل کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی تعلیم دی تھی کہ السلام علیکم کو پھیلاؤ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں اس کا دلکش نظارہ نظر آتا ہے۔ کہ وہ کتنی مرتبہ کسی سے ملے قطع نظر اس کے کہ ایک مرتبہ السلام علیکم کہہ چکے ہیں۔ ہر بار کہتے اور ہر ابتدا کرنے میں سبقت کی کوشش کرتا۔ اسی بہشتی زندگی کا نظارہ تصور میں آتا ہے۔ تو ایک وجد کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب ہم نے اس تعلیم کو عملاً ترک کر دیا۔ مسلمانوں میں السلام علیکم کا طریق ہی جاتا رہا۔

اسکی جگہ دوسرے الفاظ نے لیا آداب نے لی۔ مگر اس قوم نے جنکو ہم کافر فرنگ کہتے ہیں۔ اس تعلیم پر اپنے رنگ میں عمل کیا ہے۔ غرض میں ہر طرف سے ان صداؤں کو سنتے ہوئے اور ہاتھ اور زبان سے جواب دیتے وقت ملاقات کے کمرے میں گیا۔ مجھے وہاں پہنچے ہوئے تین منٹ بھی نہ گذرے تھے۔ کہ وہ مریض لڑکا میرے سامنے تھا۔ عام طور پر جو لوگ جاتے ہیں۔ وہ مختلف کھانے کی چیزیں۔ مٹھائیاں پھل وغیرہ لے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کو جو اس جگہ داخل ہوتے ہیں۔ وہی اشیاء عموماً ملتی ہیں۔ جو مقرر ہیں۔ میرے اس رفیق کے پاس بھی ایسا سامان تھا۔ چونکہ مجھے خبر نہ تھی۔ اس لئے اس نے میرے ساتھ یہ احسان کیا۔ کہ میری طرف سے کچھ حصہ پیش کر دیا۔ یہ لڑکے جب آتے ہیں۔ تو وہ اپنے ملنے والوں سے نہایت محبت اور تپاک سے ملتے ہیں۔ میں جس سے ملا۔ اس کا نام Sidney Ruffe ہے۔ اس کو کھانے کے لئے کچھ بسکٹ۔ جام وغیرہ دیا گیا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اور اس نے کہا۔ کہ میں آج امید کرتا تھا کہ کوئی شخص مجھے ملنے آئے گا۔ میں نے پوچھا۔ کہ تم کس کی توقع کرتے تھے؟ بولا کہ میں یہی سمجھتا تھا۔ کہ کوئی مجھے ملنے آئے گا۔ اس کے یہ جذبات مجھے بہت دور لے گئے۔ اور میں فطرت کے ایک عمیق مطالعہ میں غرق ہو گیا۔ اس سے بہت سی باتیں ہوئیں جن میں سے بعض میں ذیل میں لکھتا ہوں۔

میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے جو سوالات کئے ہیں۔ وہ ایک خاص مقصد کو مدنظر رکھکر کئے ہیں۔ بعض سے وہاں تربیت اور بعض سے خود مریض کی حالت دماغی کا معلوم کرنا میرا مقصد تھا۔

عرفانی: ۔کیا آپ کو یہاں اخبارات پڑھنے کو ملتے ہیں؟

سڈنی: ۔ہاں ملتے ہیں۔ اور کتابیں بھی ہیں۔

عرفانی: ۔آج کل کی تازہ خبر کیا ہے؟

سڈنی: ۔میں تو کوٹے کے کان کنوں کے جھگڑے کو دلچسپی سے پڑھتا ہوں۔ اور اس کے متعلق ان کے سکرٹری مسٹر لاک کی تقریروں اور طریق عمل کو میں غور سے دیکھ رہا ہوں۔

عرفانی: ۔آپ کی ہمدردی کس کے ساتھ ہے؟

سڈنی: ۔(ہنسکر) قدرتی طور پر میری ہمدردی کاریگروں کے ساتھ ہے۔

عرفانی: ۔کیا انکا تعلق کسی کان کن خاندان سے ہے؟

سڈنی: ۔نہیں میرا باپ تو کان کن نہیں ہے۔ مگر یہ لوگ مزدور ہیں۔ اور انکی زندگی ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے اس لئے ان کی حالت بہت قابل رحم ہے۔

عرفانی: ۔اگر تم کو موقعہ مل جاوے۔ تو تم ان کان کنوں سے کیا ہمدردی کرو۔

سڈنی: ۔مجھے تو کوئی موقعہ حاصل نہیں ہے۔ اس لئے میں مجبور ہوں۔ کہ ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات رکھوں جبکہ میں عملی ہمدردی نہیں کر سکتا۔

عرفانی: ۔آپ کے ان جذبات ہمدردی سے کان کنوں کو کیا فائدہ؟ ان کو تو یہ معلوم ہی نہیں۔ کہ مسٹر سڈنی ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

سڈنی: ۔جناب یہ ضروری نہیں۔ کہ ان کو معلوم ہو یہ تو میرا فرض ہے۔ اور فرض کے ادا کرنے میں یہ خیال کرنا غلطی ہے میں امید نہیں کرتا۔ کہ آپ کا ایسا خیال ہو۔

عرفانی: ۔میں آپ کے اس خیال اور جذبہ کی بہت عزت کرتا ہوں۔ کیا آپ اس جگہ کو پسند کرتے ہیں؟

سڈنی: ۔نہیں میں تو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے کہ میرے لئے اب ترقی کا کوئی موقعہ نہیں۔

عرفانی: ۔آپ کبھی دعا کرتے ہیں؟

سڈنی: ۔میں دعا کیا کرتا تھا۔ اور اب کبھی کبھی کرتا ہوں لوگ ہنستے اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ اور یہ مشکل ہو جاتا ہے۔

عرفانی: ۔تو آپ نے ڈر کر دعا چھوڑ دی۔

سڈنی: ۔سچ تو یہی ہے۔

عرفانی: ۔آپ پھر دعا کیا کریں۔ مگر یسوع مسیح سے نہیں بلکہ خدا سے جو یسوع کا اور ہم سب کا رب ہے۔ اور اس طرح پر دعا کیا کریں۔

"اے خدا تو جو یسوع مسیح اور ہم سب کا خدا ہے۔ اور اکیلا خدا ہے۔ میں نے غلطی کی۔ جو یسوع مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھا۔ اب تو مجھ پر رحم کر۔ اور میرے گناہ بخش۔ اور یہاں سے رہائی کے سامان پیدا کر۔"

سڈنی: ۔میری ماں نے کہا تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ کیا وہ خدا کا بیٹا نہیں؟

عرفانی: ۔نہیں۔ تمہاری ماں کو غلطی لگی ہوگی۔ ہم سب خدا کے بیٹے ہیں۔

سڈنی: ۔بہت اچھا اب میں اس طرح پر دعا کروں گا۔

عرفانی: ۔کیا کھانا کافی ملتا ہے۔

سڈنی: ۔ضابطہ کے موافق ملتا ہے۔ خواہ ہمارے لئے وہ کافی ہو یا نہ کافی۔

عرفانی: ۔اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دراصل کافی نہیں ہوتا۔

سڈنی: ۔یہ کہنا میرے لئے مشکل ہے۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں۔

عرفانی: ۔اگر آپ کو یہاں سے رہائی مل جاوے۔ تو آپ خوش ہونگے؟

سڈنی: ۔ہاں مجھے بہت خوشی ہوگی۔ اس لئے کہ میں کوئی ترقی کر سکونگا۔ اور میری ماں کو اچنبھا ہوگا۔ جب میں اسکے پاس جاؤں گا۔

عرفانی: ۔بہت اچھا دعا کرتے رہو۔ کوئی فکر کریں گے۔

سڈنی: ۔بہت شکر۔

اس کے بعد ہم نے اس کو چاء پلوائی۔ اور میں نے کچھ نقدی دی۔ تاکہ یطعمون الطعام علےٰ حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا۔ پر عمل ہو۔ میرے دل میں اس وقت جوش تھا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ پھر ہم رخصت ہو کر چلے آئے۔ اس لڑکے کی گفتگو سے بعض باتوں پر صاف روشنی پڑتی ہے۔ اسکے جذبات دوسروں سے نیکی کرنیکے متعلق اور خود ترقی کرنیکی فطرتی امنگ ماں کے ساتھ محبت کی لہر یہ ضعیف الدماغ لڑکوں اور لڑکیوں کی تربیت گاہ ہے۔ برخلاف اسکے ہمارے ہاں صحیح الدماغ کے لئے بھی ایسا انتظام نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ حکومتوں کا کام ہے۔ مگر میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ اس قسم کی تربیت گاہیں اور ہسپتال یہاں پبلک چندے سے چلتے ہیں۔ اور ہر قوم اور ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کو تیار رہتے ہیں۔ میں نے اس تربیت گاہ کو دیکھا۔ اور عالم خیال میں دولے شاہ کی خانقاہ کے چوہوں اور مختلف المجنون کو بھکاری یتامیٰ کا نقشہ میری آنکھوں میں پھر گیا۔ خود ریلوے سٹیشنوں پر بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اور دولے شاہ کے چوہوں کی تو بندروں کی سی حالت ہے۔ جنہیں قلندر لئے پھرتے ہیں۔

ترقی کرنیوالی قوموں کے کارنامے قابل سبق ہوتے ہیں۔ ہم کو تو یہ سبق اسلام نے دیا تھا۔ جسے ہم چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور آج اسکے لئے بھی غیروں کے محتاج ہیں۔

سنو! افراد قوم کی درستی۔ انکی صحی اور تعلیمی اور دینی تربیت قوم کو زبردست اور طاقتور بنائے گی۔ اگر افراد کا خیال چھوڑ دیا گیا۔ تو دوسرے الفاظ میں قوم کی ہستی ہی معرض خطر میں ہے۔

"السلام علیکم" کی عملی اشاعت کرو۔ کہ اس سے محبت اور اخلاص بڑھتا ہے۔ اور میں تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ جب السلام علیکم کہا جاتا ہے تو دل میں ایک نشاط اور کشادگی پیدا ہو جاتی ہے۔ قوم کے کسی فرد کو نکما نہ رہنے دو۔ اور اسی کارآمد بنانیکی فکر کرو۔ کہ یہ قوم کی مضبوطی اور زندگی کا... نشان ہے۔ راقم (ع و) عرفانی از لنڈن

یاد رفتگان رضی اللہ عنہم

محمد اکبر خان صاحب مرحوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت پرانے اور مخلص خدام میں سے تھے۔ براہین احمدیہ میں سورہ فاتحہ کی تفسیر کو پڑھکر اعتقاد ہوا جب حضرت مسیح موعودؑ کا اشتہار حقہ کی مذمت اور عورتوں کی نصیحت کے بارے میں نکلا۔ اسی وقت حقہ چھوڑ دیا۔ آج سے چار پانچ سال پہلے کہتے تھے۔ کہ حقہ چھوڑے پچاس سال ہوگئے ہیں ۱۸۵۷ء کے غدر میں سولہ برس سے کچھ زیادہ تھے۔ ریاست جھجر کی افواج کے سپہ سالار عبدالصمد خان صاحب ان کے تایا تھے۔ ان کے والد نہایت متشرع اور اہل حدیث کے فرقہ میں سے تھے۔ مہاراجہ پٹیالہ کی فوج میں ملازم اور فن سپاہ گری میں کامل تھے۔ خان صاحب مرحوم فرماتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میرے والد صاحب اسلحہ بند گھوڑے پر سوار جارہے تھے۔ کہ چند فوجی گوروں کو نشانہ بازی کرتے دیکھا۔ میرے والد صاحب نے ان کی اجازت سے کہ میں بھی کچھ دکھاؤں۔ اپنے گھوڑے کو ایک گول چکر میں دوڑایا۔ اور گھوڑے کی پیٹھ پر ہی اپنی توڑے دار بندوق بھری۔ اور اسی دوڑنے کی حالت میں اس بوتل کو جو درخت سے لٹک رہی تھی۔ پہلے ہی نشانہ میں توڑ ڈالا۔ ان گوروں کا افسر انکے پاس آیا۔ کہ تم ہماری ملازمت کرلو۔ ہم تم کو بہت بڑا عہدہ فوج کا دیں گے۔ انہوں نے انکار کردیا۔ اور انکار کی وجہ مرحوم یہ بتلاتے تھے۔ کہ مولویوں کے کہنے سے ان کا یہ خیال تھا کہ انگریزوں کی نوکری ناجائز ہے۔ حالانکہ سکھوں کی نوکری کرتے تھے۔ مرحوم فرماتے تھے۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ میرے والد صاحب کا بہت معتقد تھا جب حج کو گئے۔ تو ایک برس کی چھٹی اور گھوڑا اور ایک برس کی تنخواہ پیشگی مہاراجہ نے عنایت کی۔ خود مرحوم بھی مہاراجہ پٹیالہ کے سواروں کے باڈی گارڈ میں ملازم تھے۔ اور پھر چند سال مصاحبوں اور درباریوں میں رہے۔ خانصاحب مرحوم کے بھائی ولی داد خان صاحب جو آخر عمر میں مجذوب ہوگئے تھے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے پیر بھائی تھے جس کا ذکر حضرت خلیفہ اولؓ نے کئی دفعہ کیا۔ یعنی ولی داد خان صاحب شاہ عبدالغنی صاحب کے جو مدینہ شریف میں ہجرت کر گئے تھے۔ مرید تھے۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ نے بھی مدینہ شریف میں شاہ عبدالغنی صاحب کی بیعت کی تھی۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے شاہ عبدالغنی صاحب سے پوچھا۔ کہ بیعت کا کیا فائدہ ہے۔ فرمایا۔ شنید بہ دید مبدل شود مرحوم تہجد کے سخت پابند تھے۔ قادیان میں جب آئے۔ تو شروع میں حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو لنگر خانہ کا مہتمم بنا دیا۔ کچھ مدت اس کام پر رہے۔ پھر انکی اہلیہ اور بچے بھی قادیان آگئے۔ انکی اہلیہ حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کے اندر کے باورچیخانہ میں کام کرتی تھیں جب کھانا پکاتیں۔ تو دعا مانگتیں کہ یا الٰہی تمام جہان کے کھانوں کا مزا اس کھانے میں آجائے۔ تاکہ حضرت صاحب خوش ہوں حضرت مسیح موعودؑ انکی اہلیہ پر بہت خوش تھے۔ وہ مرحوم کی زندگی میں ہی فوت ہوگئیں۔ ان کی لڑکی کا نکاح ثانی مدد خان صاحب سے ہوچکا تھا۔ اب یہ اکیلے رہ گئے۔ اور ضعیفی کی آخری عمر حضرت صاحب کے مکان کی دربانی میں کٹی۔ ایک دن بیمار ہوئے۔ دوسرے دن ایسے ضعیف ہوئے کہ چارپائی پر سے اٹھ نہ سکتے تھے۔ انکی بیٹی ان کو اٹھوا کر اپنے گھر لے گئی۔ پانچویں روز فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہایت جہوری الصوت تھے۔ اذان دینے میں ان سے زیادہ بلند آواز والا قادیان میں کوئی نہ تھا۔ قد کی لمبائی میں بھی چند ہی ان کے لگ بھگ کے تھے۔ سفید رنگ جامہ زیب اونچی ناک والے تھے۔ پٹھانوں کے اعلیٰ خاندان میں سے تھے۔ ریاست پٹیالہ مقام سنور میں ان کا مکان تھا فرماتے تھے۔ کہ میں نے بہت سے نشان حضرت مسیح موعودؑ کے اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ جب کوئی نشان سناتے۔ تو میں انہیں کہتا۔ کہ اسے ضرور دفتر الفضل میں لکھوا دو۔ فرماتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق اور گھر کے اندر بچوں اور عورتوں کے ساتھ معاملات کو دیکھکر میرے ایمان اور محبت میں بہت ترقی ہوئی۔ عمر نوے سال کے قریب ہوئی۔ بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ تک ساتھ تشریف لے گئے اور تدفین کی تکمیل کے بعد واپس تشریف لائے۔ خان صاحب مرحوم کی اولاد میں سے اس وقت محمد صدیق خان صاحب اور محمد رفیع خان صاحب احمدی اور مدد خان صاحب احمدی کی اہلیہ زندہ ہیں۔ والسلام۔

(راقم پیر منظور محمدؐ)

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک پرانے صحابی کا انتقال

ماسٹر قمر الدین صاحب احمدی مرحوم و مغفور حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خادم اور جماعت احمدیہ لدھیانہ کے پریذیڈنٹ تھے آپ نے ۱۸۹۱ء میں بیعت کی تھی۔ اور آپکا نام ۳۱۳ والی فہرست میں درج ہے۔ ۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء ۲½ بجے بوقت شب ۷۰ سال کی عمر پاکر جہان فانی سے بطرف عالم جاودانی رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔ آپ نے اپنے شہر بیعت میں حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں بہت سی نظمیں فارسی۔ اور پنجابی زبان میں لکھیں۔ اور آپنے ہی بہت اشتہارات نثر میں لکھے تھے۔ انجمن احمدیہ لدھیانہ نے شائع کیا۔ آپ کو تبلیغ کا خاص جوش تھا۔ اکثر اہل محلہ کو جو کہ اوائل میں لدھیانہ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت مخالف رہے۔ بدعوت طعام دیکر جلسہ تبلیغ کرا رہے۔ اور تقریباً ۲۰ سال تک عہدہ محاسب لدھیانہ کا کام نہایت دیانت اور امانت سے کرتے رہے۔ آپ نہایت جفاکش تھے۔ اور اپنی تمام عمر نہایت محنت و جفاکشی میں گذاری۔ اور چالیس مختلف مدارس میں بطور مدرس کام کیا۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق اور محبت ہی کی کشش تھی۔ کہ آپکے دوستوں اور اکثر شاگردوں میں سے بیماری کے ایام میں بہت سے خانصاحب۔ رائے صاحب۔ اور رائے بہادر۔ وکیل۔ ڈاکٹر انجنیئر غرضیکہ تمام ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی اور سکھ صاحبان میں سے بطور عیادت کے آتے رہے۔ فقط والسلام۔

خاکسار غلام حسین احمدی۔ لدھیانوی سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔ حال وارد لدھیانہ۔

ملک نورالدین صاحب مرحوم و مغفور بھیروی

ملک نورالدین صاحب بھیرہ ضلع شاہپور کے رہنے والے تھے۔ اور انہیں صحابی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ اپنی تمام عمر میں ایک جھوٹ نہیں بولا تھا۔ اس وجہ سے غیر احمدیوں میں بھی باوجود سخت سے سخت مخالفت کے عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اور نمازوں کا یہ عالم تھا۔ کہ عمر بھر میں ایک نماز بھی قضا نہ کی تھی۔ سفر میں یا حضر میں نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کے عادی تھے۔ گویا نماز انکی غذا بن گئی تھی۔ اور غض بصر کا یہ عالم تھا۔ کہ کبھی کسی عورت کی طرف نظر اٹھاکر نہیں دیکھا۔ اور ایسے مستقل مزاج انسان تھے۔ کہ سخت سے سخت مخالفت میں بھی قدم آگے ہی رکھا۔ پیچھے نہیں اٹھایا۔ ساری کی ساری پلٹن مخالفت پر آمادہ رہتی تھی۔ مگر یہ شخص ایسا مستقل مزاج تھا۔ کہ سوائے خدا کے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ بربہا میں احمدیت کا بیج بونے والے یہی صاحب تھے۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ کو آپ سے ایسی انسیت تھی۔ کہ آپ کی جب سوانح لکھی جانے لگی۔ تو اپنے دوستوں کی فہرست میں آپکا نام تیسرے نمبر پر لکھوایا۔ اور احمدیت کا ایسا اعلیٰ جوش رکھتے تھے۔ کہ بائدو شائد اور اس کے لئے .... کسی لمبے چوڑے ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ برہما میں آپکے طفیل سے احمدیت کا پھیلنا ان کے تبلیغی جوش کا ایک ادنیٰ ثبوت ہے۔

کبھی کسی مجلس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے عزتی گوارا نہیں کی۔ آپ بیعت کرنے میں بھی صدیقی رتبہ رکھتے تھے۔ جس وقت حضرت اقدس کا پہلا اشتہار دیکھا ہے اسی وقت بیعت کر لی۔ اور یہ بھی ایک خوشی کی بات ہے۔ کہ آپ حضرت خلیفہ اول کے ہم نام تھے۔ بلکہ ان کا نام بھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نام نامی اور اسم گرامی پر ہی رکھا گیا تھا۔ جسمانی حالت بھی ان کی نہایت اچھی تھی۔ وجیہ اور خوبصورت بھی تھے۔ خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ یہ بہت سی خوبیاں رکھنے والے تھے۔ مجھے ان کے پس ماندگان سے ہمدردی اور دعا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرماوے۔ انکے بعد ان کا سچا جانشین بننے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور وہ بھی احمدیت کے فدائی ہوں۔ یا خدا تو میری عرض کو قبول فرما۔ آمین۔ یا رب العالمین۔ کمترین جعفر صادق احمدی۔ امیر جماعت احمدیہ بغداد ؂

تعزیت نامہ

مولانا محمد امیر صاحب ڈیرہ وگڑھ کے فرزند کے انتقال پر یہ خط برادر محمد عثمان صاحب لکھنوی نے اپنی بھاوج صاحبہ کو لکھا۔

جناب بھاوج صاحبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز مکرم عطاء الحق کے انتقال نے جس قدر ہم لوگوں کو صدمہ دیا اس کا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ مگر اب ہمارے رنج وغم سے عزیز مذکور واپس نہیں آ سکتے۔ اس لئے صبر کرنا ضروری ہے۔ صبر ہر شخص کو کرنا چاہیئے۔ مگر عقلمند پہلے سے صبر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ دنیا چند روزہ ہے مثل سرائے کی ہے۔ کوئی پہلے جاتا ہے۔ کوئی بعد۔ ملنا سب کو ایک جگہ ہے۔ اب ہم سب کے لئے بہتر یہ ہے۔ کہ عزیز کے مدارج اعلیٰ ملنے کی دعا کریں۔ اور صبر اختیار کریں۔

آپ کو ایسے موقعہ پر صبر کی تلقین کرنا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ آپ کے قلب کا ہم لوگ کیا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ مگر خود مومن صبر کی تلقین بھی سنت ہے۔ اور ہم دنیا بھی اگر میرے اختیار میں ہوتا۔ تو میں آپ کے رنج وغم کو ضرور دور کر دیتا مگر یہ اب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ کہ وہ آپکو اور عزیز کے دوسرے اعزہ کو صبر کی توفیق عطا فرماوے۔ شعر۔ بدنیا گر کسے پائندہ بودے۔ ابو القاسم محمد زندہ بودے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون پر ایمان لانے والی قوم (اور دل میں رکھنے والی قوم) کو یہ ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم سب اللہ کے ہیں اور وہیں سب جائیں گے۔ ذاکر اولیاء علیہم الصلوٰۃ من ربہم و اولئک ہم المفلحون کے مصداق نہیں۔ اب رنج کس کا کریں۔ کسی کی امانت کی واپسی پر رنج کیسا۔ یہ دنیا کے خلاف سنت ہے۔ دعا ہے کہ وہ عزیز کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے اعزہ کو صبر جمیل۔

ملتان میں جلسہ احمدیہ

مولوی اللہ دتا صاحب۔ حافظ جمال احمد صاحب یہاں تشریف لائے۔ یہاں پر اہلحدیثوں کا جلسہ ۱۳ و ۱۴ ر ۱۵ ر نومبر کو ہوا۔ تو ہم نے ایک اشتہار حلف مؤکد بہ عذاب چھپوا کر رکھ چھوڑا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۳ ر نومبر کو آئے۔ اور اس دن ان کا لیکچر قادیانی مشن پہ ۷ بجے شام سے ۹ بجے شام تک تھا۔ جس وقت ان کا لیکچر آخیر پر پہونچا۔ تو ہم نے ایک اشتہار مولوی صاحب کو پہنچا دیا۔ تو مولوی صاحب اوپر اوپر کی ہانک کر فرمانے لگے۔ تو مجھے خدا کی قسم کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں چونکہ اس قسم کی تردید ہم نے اشتہار کے نیچے ہی کر دی ہوئی تھی۔ جس کا پبلک پر بفضل خدا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ مولوی صاحب کے تقریر ختم کرنے پر خوب جلسہ میں اشتہار تقسیم کیا گیا۔ رات کو مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر حیات مسیح پر ہوئی۔ دوسرے روز ہم نے بہت سے ٹریکٹ خدام اسلام قادیان سے منگوائے ہوئے تھے۔ جو کہ خوب تمام دن ان کے جلسہ میں تقسیم ہوتے رہے۔ اسی طرح تیسرے روز بھی ہوا۔ یہاں پر دو تین آدمی بہت بڑے احمدیت کے مخالف ہیں۔ ان کے ساتھ سلسلہ گفتگو میں عرصہ دو تین ماہ کا ہوا ہے۔ کہ میں نے لکھ دیا تھا۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب حلف مؤکد بہ عذاب اٹھائیں۔ تو میں ایک ہزار اسی وقت اور بعد گذرنے میعاد سال دو ہزار دوں گا۔ جب یہ لوگ مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے مایوس ہوئے۔ تو ان کو بہت شرمندگی کی حالت میں تحقیق حق کی طرف غور کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اس موقعہ پر اس قدر کامیابی ہوئی ہے۔ جو حد بیان سے باہر ہے۔ جلسہ پر میرے ساتھ ساتھ قریباً پانچ چھ آدمی آ دیں گے۔

(خاکسار فضل الرحمن۔ ملتان)

برہمن بڑیہ میں مباحثہ کی صحیح کیفیت

نامہ نگار الجمعیۃ کی دروغ بیانی

اس سال کے بنگال ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر غیر احمدیوں سے جو مناظرہ ہوا۔ اسکے متعلق اخبار الجمعیۃ دہلی میں یہ غلط خبر شائع کی گئی ہے۔ کہ مرزائی لوگ مناظرہ سے انکار کرتے رہے۔ اور آخر بھاگ گئے۔ جواب نہ دے سکے۔

اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ جب غیر احمدیوں نے جلسہ سالانہ کی کامیابی اور غیر معمولی رونق کو دیکھا۔ اور محسوس کیا۔ کہ لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ تو مباحثہ کرنے کے لئے ایک درخواست پیش کر دی۔ اور چاہا۔ کہ اس طرح سے ہمارے جلسہ میں شور ڈال دیں۔ ہم نے باوجود اس کے کہ ہمارا سارا وقت پروگرام کے مطابق تقسیم ہو چکا تھا۔ اپنے بعض دوسرے کاموں کو ملتوی کر کے انکی درخواست کو منظور کر لیا۔ اور بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت دیا۔ لیکن مقررہ وقت پر ہم انتظار کرتے رہے۔ وہ نہ آئے۔ آخر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک ہمیں انتظار شدید میں رکھنے کے بعد اپنے ہم خیالوں کے ایک جم غفیر کے ہمراہ آ حاضر ہوئے۔ مگر بجائے اس کے کہ طے شدہ شرائط کے مطابق بحث شروع کر دیں۔ پھر انہی شرائط پر گفتگو کرنے اور شور مچانے اور اسی طرح سے بہت سا وقت ضائع کرتے رہے۔ آخر تقسیم اوقات کے متعلق ہمنے ان کی ضد کو مان لیا۔ اور مباحثہ کی کارروائی شروع کرا دی گئی۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی یونس نامی ایک شخص جو برہٹی سے آ کر یہاں ٹھیرا ہوا ہے۔ مناظر مقرر ہوئے۔ ہمارے فاضل مناظر صاحب نے متعدد قرآنی آیتوں کے ساتھ استدلال کر کے روز روشن کی طرح مبرہن کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوے میں صادق اور راست باز ہیں۔ لیکن غیر احمدی مناظر کو ہمارے فاضل مناظر کی پیش کردہ آیتوں میں سے کسی ایک پر بھی زبان کھولنے کی جرأت نہ ہوئی۔ بلکہ ہر باری میں بے سروپا غیر متعلق باتوں سے دفع الوقتی کرتے رہے۔ جو کہ تمام غیر متعصب حاضرین تاڑ گئے۔ ہمارے فاضل مناظر نے ان کی ان بیہودہ باتوں کے بھی مسکت اور دندان شکن جواب دیئے۔ کہ پھر مجال دم زدن باقی نہ رہا۔ یہاں تک کہ انکی آواز پست ہو گئی۔ اور چہرہ پر سیاہی چھا گئی۔ اس طرح سے خدا کے خاص فضل کے ماتحت بہت ہی نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور مناظرہ ختم ہوا جس کا یہاں کے عام وخاص پبلک پر بہت ہی گہرا اثر ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسی روز چھ اشخاص نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور بعد میں ایک ایک دو دو کر کے داخل ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے لوگ داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

ان کے استاد شیخ الہند کے آنے پر یہاں جلسے کئے گئے۔ لیکچر ہوئے۔ لیکن انہوں نے بھی احمدیت کے خلاف زیادہ کچھ بولنے کی جرأت نہیں کی۔ جس سے متعصب مخالفین طبقہ کو بہت ہی رنج و افسوس ہوا۔ اس طرح سے خدا کے خاص فضل کے ماتحت احمدیت کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ اور مخالفوں کو شکست فاش۔

ظل الرحمن عفی اللہ عنہ۔ از مقام برہمن بڑیہ۔ دفتر انجمن احمدیہ برہمن باڑیہ

احباب کرام ریویو اردو کی توسیع اشاعت کا خصوصیت سے خیال فرمائیں۔ ناظم طبع واشاعت ؂

جماعت احمدیہ بھٹنڈہ کا جلسہ

جماعت احمدیہ بھٹنڈہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو سردار ناہر سنگھ میں متصل قلعہ مبارک قرار پایا۔ پہلے دن ۲۵ نومبر حسب پروگرام کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ جناب مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے اپنی تقریر صداقت اسلام پر کی جس میں آنجناب نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے اسلام کی فوقیت دوسرے مذاہب پر ثابت فرمائی۔ بعد ازاں جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب کی تقریر آئندہ نبی پر ہوئی۔ جس میں آنجناب نے ثابت کیا۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ لیکچر نہایت دلچسپ پیرایہ میں تھا۔ جس میں سامعین کی حاضری تقریباً ۱۵۰ کے قریب تھی۔ جو کہ ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ دوست دشمن نہایت محظوظ ہوئے۔ تقریر کے بعد وقت دیا گیا۔ لیکن کسی صاحب نے سوال نہ کیا۔ جلسہ برائے نماز ختم ہوا۔ دوسرا اجلاس ۲½ بجے شروع ہوا۔ تلاوت نظم کے بعد مولانا مولوی غلام احمد صاحب کی کامل الہامی کتاب پر ہوئی۔ جس میں آپ نے بدلائل عقلی نقلی ثابت کیا۔ کہ قرآن کریم ہی کامل الہامی کتاب ہے۔ یعنی اس کی زبان زندہ اور آج تک محفوظ زندہ بھی وہی ہے۔ غرض مذہب کو پورا کرتی ہے۔ اور ہر ایک پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ دوسری تقریر جناب مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی تھی۔ لیکن وہ وقت آنجناب نے مولانا میر قاسم علی صاحب کو دے دیا۔ اور آپ نے ثابت کیا۔ کہ آریہ سماج کو وید کے دھرم سے کوئی تعلق نہیں آپ کی تقریر نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ حاضری تقریباً ۵۰۰ تھی۔ بعدہٗ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ جس صاحب کو کوئی شبہ ہو۔ اس کے اپنے شبہات کا اظہار کرنے کے لئے وقت دیا جاتا ہے جس پر آریہ سماج بٹھان پنڈت منسارام صاحب کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ ہمیں خاص وقت دیا جائے۔ لیکن بروئے پروگرام و منظوری حکام ریاست پٹیالہ خاص وقت نہیں دیا جا سکتا تھا۔ مولوی صاحب نے ان کے زیادہ اصرار پر ان کو کل کے لئے وقت دیا۔ ۷ منٹ شام کو بذریعہ میجک لینٹرن نظار تبلیغ اسلام افریقہ لنڈن دکھائے گئے۔ جس میں حاضری قریباً پانچ چھ سو تھی۔ دوسرے دن صبح تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد جناب منشی محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ بعد ازاں جناب مولانا غلام احمد صاحب کی تقریر ہونی تھی۔ کہ جناب مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ ایک صاحب چند اعتراضات کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر ایک صاحب جن کا نام محمد اسماعیل عرف ولی ہے کھڑے ہوئے اور تحریری سوالات پیش کئے۔ اور تحریری ہی جواب مانگا۔ اس پر جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب کی تقریر ختم نبوت پر شروع ہوئی۔ اور آپ نے ایسا ہی تقریر میں وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود۔ ختم نبوت اور ساتھ ہی ان معترض کے ۱۴ اعتراضات کے جوابات دیئے۔ تقریر نہایت مدلل تھی۔ اور سامعین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوئی۔ اجلاس دوم ۲ بجے شروع ہوا۔ تو آریہ سماج کے ممبر بسرکردگی مہاشہ دھرم بھکشو صاحب تشریف لائے۔ اور آکر وقت مانگا۔ تو صدر جلسہ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ میر صاحب کی تقریر کے بعد آپ کو وقت دیا جاوے گا۔ اور آپ میر صاحب کی تقریر پر اعتراضات کر سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا ارادہ ہی امن میں خلل اندازی تھی۔ اس لئے وہ سیدھی بات پر آتے ہی نہ تھے اور کہنے لگے ہم احمدیت اور اسلام پر اعتراضات کرتے ہیں حالانکہ پروگرام میں ہم پہلے شائع کر چکے تھے۔ کہ تقریر بیان کردہ پر اعتراضات ہونگے۔ لیکن وہ شور و غل کرتے ہوئے اور جلسہ میں خلل انداز ہوتے ہوئے چلے گئے۔ اس کے بعد جناب میر صاحب کی تقریر نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ الحمد للہ۔ مغرب کے بعد اس شخص کے اعتراضات کے جواب جو کہ اپنے اعتراضات پر تین سو روپیہ دینے کی تحدی کرتا تھا۔ جناب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل نے اچھی طرح سے دیئے اور تسلی کر دی۔ جس پر وہ بالکل خاموش رہا۔ اور پھر حوالجات کے مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے میجک لینٹرن کے ذریعہ نظار کانفرنس مذاہب لنڈن اور افتتاح مسجد لنڈن دکھائے اور اس وقت حاضری ایک ہزار سے زیادہ تھی اور حاضرین میں دو رئیس افسر جن میں ایک انگریز تھا۔ اور ایک سکھ پنشنر پولیس نے مبارکباد نیر صاحب کے حضور پیش کی۔ اور کہا کہ میں آپ کو مذہب اسلام پر مبارکباد دیتا ہوں اور آپ زندہ شہید ہیں۔ اور جلسہ بخیر و خوبی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ آخر پر ہم حکام ریاست و ہز ہائی نس مہاراجہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ جنہوں کی ریاست میں امن و امان ہے والسلام

(محمد ابراہیم چودھری سیکرٹری انجمن احمدیہ بھٹنڈہ)

مسلم انسٹیٹیوٹ کلکتہ میں انگریزی لیکچر

یورپ سے وفد نمبر ۱ کی واپسی پر جماعت کلکتہ کی خواہش تھی۔ کہ [illegible] یا کلکتہ پارلیمنٹ میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کا ایک انگریزی لیکچر ہو سکے۔ مگر بوجہ تعطیلات اور الیکشن نہ یہ امید پوری ہو سکی اور نہ ہی امرا سے ملاقات ہو سکی۔ تاہم بعض تعلیم یافتہ اصحاب کی کوشش سے مسلم انسٹیٹیوٹ کلکتہ میں زیر صدارت پرنسپل صاحب مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام پر باوجود کہ نیرن مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کا ۳ نومبر کو ۷ بجے شام انگریزی زبان میں لیکچر ہوا۔ ہال تعلیم یافتہ معززین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لیکچر نہایت توجہ سے سنا گیا۔ بعد تقریر صاحب صدر اور دیگر کارکنان انسٹیٹیوٹ کی طرف سے مقرر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور معزز مقرر نے پرنسپل صاحب اور اراکین انسٹیٹیوٹ اور حاضرین کا نعرہ ہائے مسرت سے شکریہ ادا کیا۔ حاضرین میں انگریز پروفیسر اسلامیہ تاریخ بھی تھے۔ اور سب حاضرین کے چہروں سے خوشی کا اظہار ہوتا تھا۔ خاکسار محمد رشید علی فداالکاف (نامہ نگار)

حصہ وصیت میں اضافہ

ذیل میں ان مخلصین جماعت کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی آرزو پر لبیک کہتے ہوئے اپنے کامل الایمان ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

(۱) قریشی امیر احمد صاحب محصل بیت المال کی سابقہ وصیت ۱۳۵۱ بحصہ ۱/۱۰ حصہ جائداد کی تھی۔ مگر اب قریشی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد ہے۔ جو کہ عنہ تنخواہ محصلی کی ملتی ہے۔ بدیں وجہ تازیست اپنی آمدنی کا بھی ۱/۸ حصہ بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک ہوگی۔

(۲) بابو محمد ابوبکر احمد صاحب پسر مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی حال قادیان کی سابقہ وصیت ۲۰۵۰ بحصہ ۱/۱۰ حصہ جائداد کی تھی۔ مگر اب انہوں نے اسپر یہ اضافہ فرمایا ہے۔ کہ چونکہ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ماہ ۳۵ ہے۔ لہذا میں ماہ نومبر ۱۹۲۶ء سے اپنی ماہواری آمدنی کا بھی ۱/۸ حصہ بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۳) مسماۃ اقبال بیگم زوجہ شیخ محمد لطیف صاحب لنڈی کوتل نے ۱/۸ حصہ جائداد کی وصیت بھیجی ہے۔ جزاہم اللہ خیرا الجزاء

(۴) مکرمی جناب مولوی امام الدین صاحب افسر گولیکی ضلع گجرات جو کچھ عرصہ سے ہجرت کر کے دارالامان میں آ گئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار نے پیشتر ازیں اپنی جائداد اور آمدنی کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے۔ اب میں نومبر ۱۹۲۶ء سے صرف اپنی آمدنی کا بجائے ۱/۸ حصہ کے آٹھواں حصہ دیا کروں گا۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ آمین۔

چونکہ مقبرہ بہشتی کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں" اس لئے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے میں تمام جماعتوں کے ذمہ وار کارکنوں سے بالخصوص ان احباب سے جو بیرون جات میں نظارت بہشتی مقبرہ کے سیکرٹری مقرر ہو چکے ہیں۔ یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے موصیوں کے متعلق جو جو خدمات سر انجام دے رہے ہوں۔ یا دے چکے ہوں یا آئندہ کوئی نمایاں خدمت دین کریں۔ اس کی اطلاع نہایت احتیاط کے ساتھ اور خوشخط لکھ کر دفتر مقبرہ بہشتی میں بھجوا دیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہر کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے۔ اور ہم سب کا خاتمہ بخیر کرے۔ آمین۔

(محمد سرور سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان)

وصیت نمبر ۲۴۸۰

میں نور محمد ولد حاجی قوم سندھی ساکن امبو۔ کینیا کالونی برٹش ایسٹ افریقہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ آج کل تقریباً مبلغ ایک سو پچیس شلنگ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بمد وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۰ اپریل ۲۶ء نور محمد حاجی۔ گواہ شد قاسم منگیا۔ گواہ شد عبد الحمید بقلم خود ۲۰ اپریل ۲۶ء

وصیت نمبر ۲۳۸۹

میں احمد الدین ولد شیخ نور الدین . . . . . . : قوم شیخ قانونگوئی ساکن وڈالہ بانگر ضلع گورداسپورہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۳ اپریل ۲۶ء خاکسار احمد الدین احمدی بقلم خود۔ گواہ شد شیخ احمد علی احمدی وڈالہ بانگر۔ گواہ شد شیخ عبد الحق احمدی وڈالہ بانگر ؎

وصیت نمبر ۲۴۹۷

میں امینہ بی زوجہ ایچ۔ ایم۔ مرغوب اللہ احمدی ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی (۳) میری موجودہ جائداد حق مہر النسٹ ۰۰۰ روپیہ۔ زیور و برتن مبلغ ۱۸ نٹ ۲۳۰ روپیہ ہے۔ امینہ بی بقلم خود۔ گواہ شد: سید ظہور الحسن احمدی کلرک ایریگیشن سکرٹریٹ نتھیا گلی۔ گواہ شد: ایچ۔ ایم۔ مرغوب اللہ دفتر ڈپٹی چیف انجینیر نتھیا گلی ضلع ہزارہ ۹ ۲ ؎

وصیت نمبر ۲۴۱۹

میں زینب زوجہ ڈاکٹر احمد خان صاحب قوم میر ساکن شیخ پور ضلع گجرات کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس زیور طلائی قیمتی الست روپیہ ہے۔ میری وفات پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر آئندہ اور میری کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم یا زیور صدر انجمن کو بھیجکر رسید حاصل کروں۔ تو اس کا حساب وصیت کردہ رقم سے منہا کردیا جائے گا۔ فقط راقمہ موصیہ زینب ؎ گواہ شد۔ خاکسار ڈاکٹر احمد خان احمدی احمدیہ ڈسپنسری جودھ پور۔ گواہ شد:۔ خاکسار میر ثناء اللہ خان احمدی احمدیہ ڈسپنسری جودھ پور ؎

وصیت نمبر ۲۴۴۴

میں ڈاکٹر احمد خاں ولد میاں میراں بخش قوم میر ساکن شیخ پور ضلع گجرات کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سردست میری کوئی جائداد نہیں کیونکہ والدین مد ظلہم کا سایہ بفضل خدا ہمارے سروں پر ہے۔ اور ان کی تحویل میں جائداد ہے۔ اس وقت میرا گذارہ پرائیویٹ میڈیکل پریکٹس پر بمقام احمدیہ ڈسپنسری جودھ پور ہے۔ جس کی آمد فی الحال غیر متعین ہے۔ مگر جو کچھ بھی ماہوار آمدنی ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ انشاء اللہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے دسواں حصہ کی مالک ہوگی۔ ماہ اپریل ۱۹۲۶ء سے عمل جاری ہوگا۔ فقط والسلام۔ المرقوم ۲۱ اپریل ۱۹۲۶ء۔ الراقم خود ڈاکٹر احمد خاں احمدی احمدیہ شفاخانہ جودھ پور۔ گواہ شد:۔ لال خاں احمدی۔ گواہ شد: برکت علی احمدی ڈرائیور جودھ پور ساکن گجرات۔ پنجاب ؎

(اشتہارات)

قادیان میں چاہی اراضی رہن ملتی ہے

(۱) قادیان میں ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں زمین ہے۔ اور جو مبلغ ۱۸ روپے فی گھماؤں پر سالانہ ٹھیکہ پر چڑھا ہوا ہے۔ چار ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے ؎

(۲) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً ستائیس گھماؤں زمین ہے۔ اور وہ عنہ ۲۵ فی گھماؤں ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار میں رہن ملتا ہے ؎

(۳) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں اعلیٰ زمین ہے۔ اور وہ مبلغ ۲۵ فی گھماؤں سالانہ ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے ؎

سرکاری لگان جو قریباً دو روپے فی گھماؤں ہوگا۔ بذمہ مرتہن ہوگا محفوظ تجارت میں روپیہ لگانے والے احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ؎

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

تمام سرمہ فروشوں کو کھلا چیلنج

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا موتی سرمہ (رجسٹرڈ) ضعف بصر۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پانی بہنا۔ خارش۔ رتوند۔ گوہانجنی۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کو اپنی پیاری آنکھوں سے کچھ بھی محبت ہے۔ جس کے بغیر دنیا اندھیر ہے۔ تو آپ کو آج ہی سے موتی سرمہ کا استعمال شروع کردینا چاہیئے جو نہ صرف آپ کی نور بصارت کو ہی ترقی دیگا۔ بلکہ جملہ امراض چشم سے آپ کی پیاری آنکھوں کو محفوظ رکھے گا۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنہ

ہر ایک سرمہ فروش یہی کہتا ہے۔ کہ میرا سرمہ سب سے اعلیٰ ہے جس سے ناظرین کو اصل و نقل میں تمیز کرنی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ لہذا لوگوں کی تسلی کیلئے ہم ایک آسان راہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ہر اشتہار میں نیا سارٹیفکیٹ معہ تاریخ درج ہوگا۔ ہر اشتہار میں نیا سارٹیفکیٹ مہیا ہو جانا بجائے خود کسی سرمہ کے بہتر ہونے کی کافی دلیل ہے۔ یہ کھلا سرمہ فروشوں کو ہماری طرف سے چیلنج ہے۔ کہ وہ بھی ہر بار ہماری طرح نیا سارٹیفکیٹ پبلک میں معہ تاریخ پیش کریں۔ لہذا اس سلسلہ میں یہ چوتھا سارٹیفکیٹ درج ذیل ہے۔ اگر کسی کو ہمت ہے۔ تو وہ بھی ہماری طرح ہر بار نیا سارٹیفکیٹ معہ تاریخ درج کرے۔ بدوں تاریخ کے کوئی شہادت قابل قبولیت نہیں ہونی چاہیئے۔ اور یہ تاریخ بھی ۱۹۲۶ء اور مئی کی ہو ورنہ کوئی شہادت تازہ شہادت کہلانے کی مستحق نہ ہوگی اور کوئی شہادت دوبارہ نہ چھپے گی۔ ورنہ یہ امر اس سرمہ کیلئے عدم قبولیت پر دلالت کریگا ؎

جناب ڈائرکٹر ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی کی شہادت:۔ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے ڈائرکٹر ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی ۲۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو لکھتے ہیں۔ کہ لگاتار پڑھنے سے میری آنکھوں میں درد اور سرخی پیدا ہو جاتی تھی۔ مگر آپ کا سرمہ ان امراض کیلئے اکسیر ثابت ہوا۔ یہ چند سطور محض جذبہ تشکر و امتنان کے اثر سے متاثر ہو کر لکھ رہا ہوں ؎ پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

273

نئے سال کے نئے تحفے

تقریر جلسہ سالانہ

یہ وہ معرکۃ الآراء اور حقایق و معارف سے لبریز تقریر ہے۔ جو سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء فرمائی تھی جن دوستوں نے اسے سنا تھا۔ وہ اس مضمون کی اہمیت کو خوب جانتے ہیں۔ کہ حضور نے اس میں کس قدر ضروری اور اہم باتیں بیان فرمائی تھیں۔ کہ جن پر عمل کر کے انسان نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی بدیوں سے نجات پا سکتا ہے۔ بلکہ حضرت اقدس کے بیان کردہ طریقوں پر چلکر اپنے اندر اعلیٰ درجہ کے اخلاق بھی پیدا کر سکتا ہے یہی نہیں۔ بلکہ روحانیت میں بھی کمال درجہ کی ترقی کر کے باخدا انسان بن سکتا ہے۔ اس تھیم بالشان اور بے مثل مضمون کے متعلق مزید لکھنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ احباب اسکی اہمیت اور ضرورت کو خوب سمجھتے ہیں۔ یہ تقریر بعد نظر ثانی زیر طبع ہے۔ خدا نے چاہا۔ تو احباب کو جلسہ سالانہ پر تیار ملے گی۔

ہفوات کا جواب

کچھ عرصہ گزرا ایک شیعہ نے ہفوات المسلمین نام کی کتاب لکھکر شائع کی تھی جسمیں اپنے مسلمان کہلاتے ہوئے بھی آریوں اور عیسائیوں کی طرز اختیار کی اور اس سے جہانتک بن پڑا۔ احادیث کا غلط مفہوم ظاہر کر کے حضرت نبی کریم ؐ۔ امہات المومنین۔ اور دیگر ائمہ اسلام پر سب و شتم کی بوچھاڑ کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگانے اور ناواقفوں کو گمراہ کرنے کیلئے اس کتاب سے خاطر خواہ مدد لی چونکہ اس گمراہ کن تصنیف سے بد اثر ہونے کا اندیشہ تھا اسلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس نے اسکے جواب پر قلم اٹھایا۔ اور اسکے ایک ایک اعتراض کو مختلف طریق سے رد کیا حضور نے اس جواب میں جہاں احادیث فوائد اور انکی صحیح اور اصل پوزیشن کو واضح کیا۔ اور ائمہ حدیث کی کوششوں اور محنتوں کے نتائج تحریر فرمائے ہیں۔ وہاں حضرت نبی کریم ؐ اور امہات المومنین پر لگائے گئے اتہامات کی بھی بے نظیر طور پر قلعی کھول دی ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ کتاب اس موضوع پر ایک لاثانی تصنیف ہے۔ اسکی طباعت شروع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ تک چھپکر تیار ہو جائے گی۔

الواح الہدیٰ

اسلامی اخلاق۔ اسلامی زندگی۔ اسلامی دستور العمل

یہ کتاب مذکورہ بالا تین مضامین پر لکھی گئی ہے۔ اس میں کئی ابواب ہیں ہر باب کے نیچے پہلے آیات قرآن مجید کا ترجمہ دیا ہے پھر احادیث صحیحہ کا ترجمہ ہے۔ کتاب کیا ہے۔ مکارم الاخلاق و حسیر کے اتمام کے لیے حضرت نبی کریم ؐ کی بعثت ہوئی اسکی پوری پوری رہنما ہے۔ اس میں اسلام کی صحیح تہذیب دکھائی ہے۔ اور یہ دکھایا ہے۔ کہ ایک مومن کو کیونکر زندگی بسر کرنی چاہیئے ہر شعبۂ حیات کے متعلق اسلامی ہدایت منقول ہے۔ نو مسلموں کے لئے۔ بچوں۔ جوانوں۔ بوڑھوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ انشاء اللہ یہ مکمل کتاب جسکا ذکر الفضل مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۶ء میں مفصل کیا گیا ہے۔ بکڈپو کی طرف سے احباب کرام کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پیش ہوگی۔ اس کی خریداری کی فکر کرتے آئیں۔

مینیجر بکڈپو۔ قادیان پنجاب

حب اٹھرا کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی تجربہ و معقول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک تقریباً ۵ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوائے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائے گا۔

پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

احمدی اسپورٹس ورکس

آج کل عام طور پر سپورٹس کی فرمیں بدنام ہو گئی ہیں۔ کہ مال اچھا سپلائی نہیں کرتے۔ یہ بات ایک حد تک ٹھیک ہے۔ کیونکہ عام سپورٹس کی اشیاء فروخت کرنیوالے اس کام کے اہل نہیں ہوتے۔ خریدار بیچاروں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ہم اپنے احباب کرام کو خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے ہم خود سپورٹس کے کام میں ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کار ہیں۔ اور مینوفیکچرز ہیں ملٹری آفیسرز اور سکول کے ہیڈ ماسٹروں کے بہت سے سارٹیفیکیٹ حاصل کئے ہیں۔ اگر ہاکی سٹک۔ ٹینس ریکٹ۔ کرکٹ بیٹ فٹ بال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہم سے منگا کر ملاحظہ کریں۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی ترغیب دیں۔ مال ہر طرح سے عمدہ اور با رعایت ہوگا ... خاص رعایت کی جاوے گی۔ ایک دفعہ مال ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ کارڈ آنے پر اسٹاک لسٹ ارسال ہوگی۔ خط کا پتہ۔

پتہ

ہیم اینڈ کو سیالکوٹ شہر

تجرید بخاری ہر دو حصہ مکمل

مترجم مجلد

کی نہایت خوشخط چند جلدیں کتاب گھر میں موجود ہیں۔ ضرورتمند احباب اس نادر تحفہ کو جلد منگالیں۔ قیمت آٹھ روپیہ۔

جیبی حمائل شریف بلا ترجمہ ولایتی کاغذ پر حجم نصف انچ وزن قریباً تین چھٹانک نہایت خوبصورت اور سنہری جلد ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) ہے۔ احباب کے شوق اور ضرورت کی بنا پر منگائی گئی ہے۔ سفر و حضر کے لئے نہایت کارآمد ہے۔

کتاب گھر قادیان

آلات زراعت و دیگر مشینری

ہمارے شہرہ آفاق کماد پیڑنے کے بیلنے جات چارہ کترنے کی مشینیں آبپاشی رہٹ (ہلٹ) انگریزی ہل خراس (دیسی چکیاں) چاول ریسو یا بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

ممالک غیر کی خبریں

رگبی ۲۴ر نومبر - وزیر معدنیات کرنل لین فاکس نے اعلان کیا کہ کوئلہ کی پابندیاں ہلکی کر دی گئی ہیں - کل سے روشنی حرارت یا طاقت کے لئے گیس یا بجلی کے استعمال کی پابندیاں بھی دور ہو جائیں گی مگر کے استعمال کے کوئلہ پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں - وہ ایک ہفتہ کے لئے جاری رہینگی آج دس ہزار نو سو چھہتر مزید کان کنوں نے کام شروع کر دیا ہے

حال میں لیبب لے نسیم ایک مصری ماہر آثار قدیمہ نے مصری صحرا میں مقام الصوان کے قریب پختہ رنگ کی کانیں دریافت کی ہیں - حکومت مصر نے ان کو رنگ کے مواد نکالنے اور تیار کرنے کی خاص شرائط پر اجازت دیدی ہے - یہ علاقہ ایکہزار کیلو میٹر مربع کا ہے - اس میں کام شروع کر دیا گیا اور عنقریب اس کام کے لئے مصر میں ایک کمپنی کھولی جائیگی -

بٹاویہ ۲۵ر نومبر - باغیوں کا افسر مالنقرما مسمی سور نو سو پار مو گرفتار ہو گیا ہے - اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ جمیعۃ اجتماعین منتشر ہو گئی ہے - اور اس کے تمام لیڈر گرفتار ہو گئے ہیں - حکام نے اہل جاوا کو فہمائش کی ہے - کہ یا تو وہ اپنے اپنے دیہات کو واپس آجائیں - ورنہ بصورت دیگر ان کو باغی سمجھا جائے گا -

نیتقیہ ۲۴ر نومبر - نیتقیہ کے قریب چٹان پھٹ کر گری جس کی وجہ سے بہت آدمی دبکر مر گئے - اور بے شمار مکان تباہ ہوئے - فوجی سپاہی تباہ شدہ مقام پر پہرہ دے رہے ہیں -

واشنگٹن ۲۵ر نومبر - اگرچہ سرکاری عہدیداروں کا خیال ہے - کہ جمہوریہ امریکہ اس وقت میکسیکو کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گی - جبتک مٹی کے تیل اور اختیارات کے متعلق وہ قوانین جو ماہ جنوری میں نافذ ہونے والے ہیں - جاری نہ ہو جائیں - لیکن جمہوریہ امریکہ کی جو کمپنیاں امریکہ میں ہیں - وہ اپنے ملازموں کو بموں اور مشین گنوں سے مسلح کر رہی ہیں - تاکہ بوقت ضرورت اپنے مال و جائداد کی حفاظت کی جا سکے -

نیویارک ۲۶ر نومبر - کل رات علاقہ جات آرکنسہ اور میسوری میں ایک شدید طوفان آیا - اور طوفان کی وجہ سے ۶۰ آدمی ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہوئے - گاؤں اجڑ گئے - قصبات برباد ہو گئے - اور ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کا تقریباً تمام سلسلہ تباہ ہو گیا -

پیرس ۲۲ر نومبر (ریوٹر) ۱۷ر نومبر کو مارسلز لفٹننٹ برنارڈ اس ارادہ سے روانہ ہوئے تھے - کہ ۷۵۰۰ میل کی مسافت طے کر کے ہوائی جہاز پر مڈاگاسکر پہنچیں - چنانچہ وہ اپنے منزل مقصود پر پہنچ گئے -

امریکہ میں رچرڈ فریڈرک نامی ایک ۹ سال کا لڑکا ہے - جس کی تقریر حد درجہ دلپذیر ہے - لوگ اسکی تقریر سنکر متحیر رہجاتے ہیں - اس نے عیسائی دہرم پر ایک تقریر کی - جس کے اثر سے اسی وقت ۴۱ آدمی دین مسیحی میں داخل ہو گئے -

نیو یارک ۲۶ر نومبر - کل رات جبکہ لوگ تیوہار منا رہے تھے - ارکنساس میں اس زور کی آندھی آئی - کہ ۶۰ نفوس مقتول اور ۱۵۰ مجروح ہو گئے - تار اور ٹیلیفون کی قریباً تمام لائینیں تباہ ہو گئیں - (ریوٹر)

لنڈن ۲۵ر نومبر - آج دار العوام میں مسٹر لینسبری کو جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نے کہا - کہ ہندوستان سے باہر جن ہندوستانی افواج کے مصارف پورے یا جزوی طور پر ہندوستان کی حکومت ادا کرتی ہے - ان کی تعداد تھوڑی ہے - دیگر افواج جن کی تعداد نصف کمپنی تک پہنچتی ہے - ایران میں متعین ہے - اور ہندوستانی پیادہ فوج عارضی طور پر بحرین میں مقیم ہے - (ریوٹر)

لنڈن ۲۴ر نومبر - لنڈن شہر کے گرجوں کی منسوخی کے لئے دار الامراء میں جو قانون منظور ہوا تھا - اور جو قریباً ۷ سال سے زیر بحث چلا آتا تھا - دار العوام میں نا منظور ہو گیا ہے - (ریوٹر)

ہندوستان کی خبریں

بلدیہ لاہور کے دار المطالعوں میں حسب ذیل اصلاحات عمل میں آئی ہیں -

(۱) تمام دار المطالعوں میں اخبارات کے لئے سٹینڈ مہیا کئے گئے ہیں - اور تمام اہم روزانہ اخبارات پہلے کی نسبت زیادہ آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہیں -

(۲) پہلے سے زیادہ فرنیچر مہیا کیا گیا ہے - (۳) ریڈنگ روم بیرون دلی دروازہ میں - اردو - ہندی - انگریزی کے کتب خانے تیار کئے گئے ہیں - (۴) قارئین کی سہولت مطالعہ کے لئے اخبارات کے فائل رکھے جاتے ہیں -

سنگاپور ۲۴ر نومبر - کولمبو سے ایک جہاز جاپان جانے کے لئے آ رہا تھا - کہ ایک سوم درجہ کے چینی مسافر نے یکدم پاگل ہو گیا تھا - ایک اور چینی مسافر اور چار جاپانی باورچیوں کو ایک بڑے لمبے دار چاقو سے مار ڈالا - اس کے بعد وہ درجہ اول کے کمرہ کی طرف جہاں مسافر کھانا کھا رہے تھے - دوڑ کر گیا - اور ایک جاپانی باورچی کو قتل کر ڈالا - لیکن پانچ چھ باورچیوں نے جلد ہی اس پر قابو پا لیا - ۶ مجروحین میں سے تین کی حالت نازک ہے - پاگل آدمی بھی مہلک طور پر مجروح ہوا - (ریوٹر)

بمبئی ۲۸ر نومبر - کراچی اور پونا سے آنے والے پارسی طلباء کے وظائف کے لئے عدل جی ڈنشا نے سوا چار لاکھ روپے کی جو رقم خطیر بمبئی یونیورسٹی کو پیش کی تھی - وہ منظور کر لی گئی ہے -

۲۱ سے ۲۵ر دسمبر تک پٹیالہ میں شکاری کتوں کی دوڑ ہوگی - انتظامی کمیٹی کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے - کہ جیتنے والے کتوں کو بڑے بڑے انعامات دئے جائیں گے -

دہلی ۲۶ر نومبر - والسرائے بہادر کشور ہندوستان لارڈ اروِن بمعہ لیڈی صاحبہ محترمہ و پارٹی کے بروز جمعہ ۳ر دسمبر کو بذریعہ اسپیشل ٹرین روانہ ہوں گے - حضور والا کانپور - الہ آباد - دھنباد - کلکتہ - بنارس اور رامپور کی سیاحت فرما کر ۸ر جنوری ۱۹۲۷ء کی صبح کو دہلی واپس تشریف لائیں گے -

لاہور ۲۶ر نومبر - مسٹر جسٹس مارٹینو مرحوم کی جگہ مسٹر ڈیلین قائم مقام جج ہائی کورٹ مقرر کئے گئے ہیں -

مدراس ۲۶ر نومبر - جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی اعلان کرتے ہیں - کہ سبجکٹ کمیٹی کا جلسہ ۲۴ر دسمبر کو منعقد ہوگا - اور کانگریس کا اجلاس ۲۶ر دسمبر سے شروع ہوگا -

احمد آباد ۲۶ر نومبر - مہاتما گاندھی ۲ر دسمبر کو وار دہا روانہ ہوں گے - جہاں وہ ۲۰ر دسمبر تک مقیم رہیں گے - وہیں سے بغرض شرکت اجلاس کانگریس گوہاٹی روانہ ہوں گے - ابھی تک مہاتما جی نے سیاست میں سرگرم حصہ لینے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے -

دہلی ۲۶ر نومبر - مسٹر الیف - اے ٹوگوڈ یوروپین حلقہ اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں - انجمن زمینداران صوبہ متحدہ نے اسمبلی کے لئے سیٹھ جمنا داس کو منتخب کیا ہے -

کلکتہ کارپوریشن کا اجلاس بدھ وار کو ہوا - سوال اٹھایا گیا - کہ مارکیٹ سے پیر کی قبر کو ابھی تک کیوں نہیں اکھاڑا گیا -

کلکتہ میں جو سابقہ فسادات ہوئے - ان کے سلسلہ میں پولیس نے ۸۰ مارواڑیوں کو گرفتار کیا تھا - مگر کوئی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے رہا کر دیا تھا - اب ان میں سے چار مارواڑیوں نے ڈپٹی کمشنر پولیس پر دس ہزار روپیہ حرجانہ کا دعویٰ دائر کیا ہے -

نیوزیلینڈ میں اس وقت کل چھ صد کے قریب ہندوستانی آباد ہیں - وہاں ایک تحریک شروع کی گئی ہے - جس کا مقصد یہ ہے کہ نیوزیلینڈ نیوزی لینڈیوں کے لئے ہے -

لاہور میں گذشتہ دنوں دونوں آریہ سماجوں کے جلسے بڑی شان اور رونق سے ہوئے - مگر اس دفعہ آریہ سماج وچھو والی کا جلسہ گیا - رہا جو کانفرنس دو دن ہوئی - اس میں رواداری کے مسئلہ پر مختلف قوموں کے قابل اصحاب نے تقریریں کیں - دوسرے دن مختلف مذاہب کے اصحاب نے اس امر پر تقریریں کیں - کہ مجھے اپنا دہرم کیوں پیارا ہے *

(منشی عبدالرحمٰن - کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)